



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زلاّتِ حمد و نعتِ اولی است بر خاکِ اوبِ خفتن
سجودے می توان کرد و درودے می توان گفتن

اسعدکم اللہ تعالیٰ فی الدارین یا ہما الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان۔ و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے۔ معلوم کریں کہ تمہارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم۔

خوش حال۔ فارغ البال نہایت سربراوردہ قبیلہ پرور۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذاری۔ اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
 مدبرانہ زندگی بسر کی۔ باوصف کثرت تعلقات دنیا کے لالچی اور خیراتی
 کاموں میں سب سے پہلے روپیہ خرچ کیا۔ جو مثل روز روشن نمایان آشکار ہے
 چنانچہ گلشن آباد مضاف میسور میں آگلی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
 و معروف نمونہ اب تک ایک کام موجود ہے۔ دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات مبرا
 میں صرف کر کے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لی گئے۔ ملک التجار تھے۔ آپکی
 تجارت میں بڑا فروغ رہا۔ سلیم کوٹریال۔ ارکاٹ۔ ترچناپلی۔ کڑپا۔
 کرنول وغیرہ میں جا بجا آپکی کوٹھیاں تھیں۔ صد ہا نوکر محمد نگر۔ علی آباد۔
 بی بی نگر۔ کریم پٹھیہ وغیرہ متعدد مقاطعہ جات۔ و باغات۔ و مکانِ عالیشان
 گھر میں گھوڑے۔ باقی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا۔ کتر مقدمات
 عدالت سرکاری میں جاتے ہونگے۔ اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح۔ وہ ہر دو قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند
 آپ کو قبولِ ملازمت پختہ شدی پر اصرار بٹھا کر کیا لیکن آپ نے اسکو اپنی
 کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نہ کیا۔ راجہ صاحب نے باستماعِ
 خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت ووشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو
 کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا۔ اولاً آپ سے ملنا بعدہ جائزہ خدمت لیتا۔
 مثل پر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سکا
 دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اسکے
 باپ نے تمھارے پڑاؤ آدم محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادہ
 قبضہ کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانِ حکومت
 میں امریر کھڑا کر دیا۔ ملکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی۔ آپ کو سلطانِ شہید
 مخصوص تعلقات تھے۔ چنانچہ حضرت محمود نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراجی قلعہ سریرنگ پٹن۔ بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا۔ اور بعد
 تسلط کے ہر چند انگریزوں نے چاہا کہ مثل اعزازِ سلطانی ایک ہزار روپیہ
 سالانہ نسل آپکے نام جاری کر کے شریکِ دربار انگریزی کریں۔ مگر آپ نے
 قطعی انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل بسط و تطویل چاہی ہے۔
 اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ اسکا داخلہ تو اسچرچ میں موجود ہے۔ ع
 درگذائی ذکر شاہی خوب نیست۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ
 ہنسی یہ نہ کہ جب گلشن میں موفصل خزانہ بے محل ہی چھوڑنا وان عہدِ گل کی داستان
 کو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد ایا سلف ہنہ دل سے چھوڑی گئی مٹا کر گوشہ و زمران
 ہین یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ہنہ بھول جارات کا سب صحیح ہو ہی سکا
 بزم کو برہم ہوت نہیں گذری بہت ہنہ اٹھ رہا ہی گل سے شمع بزم کے اب تک دھواں
 بعد انتقالِ حضرت والدِ مرحوم و مغفور صغیر سنی میں گردش زمانہ نے کشان کشان

راقم آٹم کو بلدہ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔

دو چیز آدمی را کشد زور زور پہ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور
 اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق او اہل عمر گردن میں ڈلوایا۔ اگرچہ اسکا
 آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی میں ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدیج
 ترقی پاتا گیا۔ بعض عہدہ داران طویل المناصب کے اصرار بے شمار پر
 نمائش گاہِ لندن میں اپنا دست کاری قطعہ جہین بہت باریک صنعت
 اطلس پر چھریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و خست
 میں تیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوا یا۔ وہ وہاں نہایت
 پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا تھا۔ اس کے صلہ صنعت
 میں ہر کار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و شرفیٹ بواسطہ صاحبِ زید^{نٹ}
 و بذریعہ معتمدی عدالت کو توالی و امور عامہ نشان^{۱۲۱۸} مورخہ ۳ مارچ ۱۲۹۹ھ

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پرایڈ ورڈ ہفتم کی۔ اور ٹیکٹ
 پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر
 رکھنا پسند نہیں کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض احباب
 خلاف مصلحت جانکر مانع ہوئے۔

ملک آتے نہیں جس گھر میں مورت ہو تو صد حسرت ڈ
 کہ خود ہم قصردل میں غیر کی تصویر رکھتے ہیں ڈ
 سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۳۹۹ء
 فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹیپ کی ترقی منظور فرمائی
 چونکہ فقیر کے ذمہ کنیت مجلس مدگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
 سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان روا
 ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۃ اعانۃ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۳۲۱ ہجری
 میں سفر عراق و پیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ
 عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھوں نے
 یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامہ مذکورہ تسلیم
 خم و دست ادب بہم کر کے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
 تعظیم و تکریم و سجادہ خلاق سے ملاقات کی۔ اور بعد گفت و
 شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہم فقیر
 سے فخر تھا۔ بعد رہنمائی پیر جوان سید السادات ولی محمد
 سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
 جبکہ اُس نے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافت بے سرمایہ
 معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبر گیری کے لئے متعین کر دئے گئے تھے۔ باوجود
 ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
 والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھ کر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
 نہیں کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
 و سجادہ درگاہ سلطان الاولیاء سے فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہوا
 آپ بڑے پیر کی اولاد میں ہیں۔ نہایت ذی علم و مروت خلیق خوشحال
 ہیں۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو
 مع ہمراہین شام کے خاصہ میں مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
 مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرت معلومات سے
 نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدر آباد میں اور بھی ہیں
 پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ میں ایک معمولی درجہ کا

غالب العلم ہوں۔ حیدرآباد و عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی تشریف
 میں جبکہ پیرو مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے۔ مبادا
 منبر سے پیرو مرشد اور تریچائین۔ اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
 سلطان کے نزدیک آپ کی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد میں
 مقرر پاتا ہے۔ آپ کا فرمان بردار رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان
 بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی۔ مولانا سید محمد علی
 صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے۔
 آپ سرود اولد مسر لا بمید کے مصداق ہیں۔ جب آپ سے ملاقات
 کا اتفاق ہوتا۔ چای و قہوہ سرفراز فرماتے۔ مولانا و بالفضل مولانا
 پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
 حاصل ہے۔ آپ حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ خُلقِ مجسمِ رحمِ دل نہایت متین سیرِ حشیم ہیں۔
 علومِ عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اُردو میں بھی دستِ گاہِ کافی
 رکھتے ہیں۔ آپ بڑے مہمان نواز ہیں۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
 خدام و عوتین کہیں۔ قطعِ نظر اس کے بطورِ خاص فقیر کی دعوت پر مختلف
 فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتوں کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہِ بہشتی
 بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرِ زکثیر
 فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدق کے
 کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطانِ اسلام بول کی والدہ
 ماجدہ نے آپ کے محل میں بطورِ نذر گزاری تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصرہ
 بشمارِ عنایت فرمائی۔ اکثر شائقینِ پیر و ستگیر در ماندگان کے اولاد کے
 عطیہ کو تبرکاً بہ منائے تمام آتے اور دیکھ جاتے ہیں۔ غرض قائم مقام

سب نے بھی بہت اُدبھگت کی۔ افسر پولیس کو کر بلائے معالیٰ تک
 ہمراہ کر دیا۔ مدیر جہر و ق۔ یہہ ترکی لفظ ہے۔ بمعنی کشن کر ڈر گیری۔
 وقرنطینہ میں ڈاکٹر اور جو جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم
 سلیمان اسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اس میں شک نہیں کہ ترکوں کو
 سلطان سے خاص محبت والستہ ہے مثل پروانہ فدا ہیں شکر خالق المنان
 افسر تاجوان پردیس میں بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چند کہ
 بہت ملکوں کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی ہیں
 کی نہیں پائی۔ فقیر کے ایک مخز و دوست با خدا کرم فرما۔ دارالمہام ^{حالی} صبا
 حید آباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے چونکہ بالطبع
 انسان جریح جاہ ہوتا ہے۔ سنتے سنتے ایک روز بعد اطلاع کے
 فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوئی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھیں کھلیں۔ بوقتِ
 رخصت فقیر کو دوبارہ آئیے لے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے بدیہی
 جواب دیا کہ معاف فرمائے خدا تعالیٰ پھر نہ لائے یہ اخیر ملاقات
 ہے وغیرہ ڈالک ع گردن بے طمع بلند بود۔

این سعادت بزورِ بارونست و تانہ بخشہ خداے بخشندہ
 شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر یہ ملاقات
 افسر بالا دست کو جبکی ماتحتی میں فقیر کا رگزار تھا ناگوار گذری۔
 درپے بخیکنی ہوے۔ خلاف قاعدہ فینانس و حکم کیا بنٹ کونسل۔
 و معتمدی عدالت کو تو والی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ میں جانے کے لئے
 طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے
 بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ انکے قومی اچھے ہن۔ نوکری کما

کی قابلیت انہیں موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
 ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بیوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا
 بار نہ آلا جائے وغیرہ۔ اسپر سکوت نکر کے اپنے ہم رنگ کو جہانیکے لئے
 اس قدر ناقابل برداشت سختیاں کیں۔ اور وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں کہ
 اکامان ۵۰ آنکہ شیران کندروبہ مزاج ڈا احتیاج است احتیاج است
 جبکہ بے لطفی روز افزون ہوئی تھی ع حق خدمت جو تب مجھے اسکی خدمت سے
 اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پردل کو رضامند و بہ تکمیل
 مدت ملازمت وصول نصف وظیفہ حسن خدمت بہ تقاضا و نشر
 و گران باری سے سبکدوشی حاصل کر لی۔ صد ہا کی خوشامد و ہزار ہا افکارا
 سے نجات ملی۔ الخیر فیما وقع۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد
 احدی نہایت اطمینان و آزادی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہوں طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک پیسہ۔
 بے منت مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔
 وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا۔ عا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ دیر کو
 تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری۔ ع اے وقت تو خوش وقت
 خوش کردی ہو دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشا
 ختم ہو لیا۔ آخر ہے عمر و دستوار دل بھی سیر ہے و پیمانہ بھر گیا،
 جھلکنے کی دیر ہے و بقول شخصے تھو دوسری منزل پریش ہے۔
 تمھیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ حسین کھٹکا قدم قدم ہے و
 نسیم جاگو کمر کو باندھو اُدھٹھا و بستر کہ رات کم ہے و
 اب بھگوا۔ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرًا أَمْ لَا
 یہ التجا ہے کہ خداوند عالم تم کو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم سکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے بچنا اور اللہ تعالیٰ
 طرفین کا خاتمہ بخیر کرو۔ تو نعم مقیم اور وہاں کی کجائی کا ذریعہ تصور
 ورنہ فریق فی الجنة و فریق فی السعیر۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی
 ایک فریق جنت میں۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ پس تم خوب غور سے
 سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیہ کریمہ رَبَّنَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق کا مطلق
 سے اِخچین و باتوں کا خواہاں و جویاں رہتا ہے کہ (۱) دنیا میں باغرت
 و تندرست رہوں اور سب ضرورتیں بروقت پوری ہوتی رہیں
 (۲) آخرت کی نعمتوں سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الہی سے
 محفوظ رہوں۔ اِخچین مقاصد کے پورا کرنے کے لئے دنیا بھر کی
 تکالیف اور ہر قسم کی آفتوں کو اپنے سر پر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام میں کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیار ہی فعل نہیں ہے البتہ بندہ کا کام
 بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدا پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ خبر
 نیکی کی نیکی ملیگی عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مضر و مرہ ہے۔ پیار کرو
 جسکو چاہو۔ مگر اسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کرو
 ویسا ہی بد لایا دو گے۔ گندم از گندم بر وید جو ز جو
 از مکافات عمل غافل مشو، مَنْ اَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءُ الْحَسَنَى
 یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اسکو نیک ملے گا۔
 اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
 ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کاموں کو
 بجالا دے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا میں بھی بامراد رہے گا۔
 اور آخرت میں بھی شاد۔ و شادمان ہو گا۔ وَرَنَ خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَيْلًا

جس طرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰ وَاتَّخَذَ الدُّنْيَا
 فَاِنَ الْجَحِيْمَ هٰی الْمَاوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
 عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هٰی الْمَاوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی
 اور اس نے صرف دنیا ہی کو اختیار کر لیا۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے
 اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اس نے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
 روکا۔ اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے
 عنایت فرمائی ہیں اس کا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
 مند رستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہم کو خدا تعالیٰ نے سرفراز فرمایا ہے
 اور بچوائے اُولَیْکَ کَالَا نِعَامٍ بَلَّوْهُمْ اَصْلٌ جَو پاپیوں کے
 یا اون سے بھی بدتر ہم کو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانت قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اور اسکا شکر ادا کرے گا
 شکر کی بجز مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
 جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ **لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ**۔ یعنی تم میرا
 شکر کرو گے تو میں تمکو اور نعمتیں عطا کروں گا۔ **وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي**
لَشَدِيدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے
ع شکرِ نعمت ہاے تو جو چندان کہ نعمت ہاے تو۔ **جل جلالہ**
 ہزار بار یہ شوقیم ہاں عطر و گلاب پڑھنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است
 جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو پہچانیگا اور اسکا شکر یہ ادا کرے گا تو
 رفتہ رفتہ درجاتِ عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم
 پہنچے گا۔ اور اسکا بندہ خاص با وفا۔ اہل صفا قرار پائے گا۔ **مَنْ كَانَ**
لِلَّهِ كَانِ اللَّهُ لَهُ۔ پس اس بندہ کی غرض صرف مقصودِ روحی یعنی

رضا جوئی مالکِ حقیقی باقی رہ جاتی ہے۔ جو کوئی اوسکے پورا کرنے میں حرج
 ہو گیا اویسکا بیڑا پار ہے۔ پس نکو چاہئے کہ اول ایمان کی درستی کرو
 جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا
 حَتَّىٰ اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ۔ یعنی کوئی
 شخص جب تک مومن نہیں ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچوں سے زیادہ
 اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہ ہو اور وہ
 جب پورا مومن ہو گیا تو ضرور اسکو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
 اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کا
 راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ
 اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی کہہ دو نبی
 اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالیٰ

تمہیں محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہو نا۔
 اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بننا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے
 ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہیں۔ جو کوئی خالق سے
 نہیں ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ۛ

چون از گوشتی ہمہ چیز از تو گوشت ۛ چون از گوشتی ہمہ چیز تو گوشت ۛ
 ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ۛ ترسید از وہ جن و انس ہر کہ دید
 تو ہم گردن از حکم داد و پیچ ۛ کہ گردن نہ پیچد از حکم تو پیچ
 از خدا ترس باد شاہی کن ۛ از خدا ترس ہر چہ خواہی کن
 کلام الہی تعالیٰ شانہ کے احکام پر جہاں تک غور کیا گیا ہے
 سب سے زیادہ انھیں چار امور پر تاکید اکیدا ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ
 کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو۔ اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ۔

ٹھار پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
 خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی
 مخلوق کو مرغوب ہیں وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہیں۔ خلوص کو
 اپنا رہبر بنانا۔ اور پاسِ نفاس کے عامل رہنا۔ ذکرِ عینی سے غافل نہ ہونا
 غافلِ احتیاط نفس کی نفسِ مباح کو شاید ہم نفس نفسِ اسیسین بود
 خالق کے ادا امر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہ بڑا گڑبابت
 کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو در و حبطح حاکم مجازی کے
 روبرو جاتے وقت لباسِ خوش اور حالتِ درست۔ ہوشِ سنجھا
 ہمہ تن گوش ہو کر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
 میں بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلافِ ادب
 جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکمت

دایمی مہلے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مبراغہ ہے۔ نہ مگرانی۔ نہ نظرانی
 اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینہ
 پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
 تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل میں خطرہ تک
 نہیں آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
 نہیں۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
 تاہم وہ رحیم و کریم و غریب نواز بھی ایسا ہی کہ ذری سی عاجزی۔ و معذرت
 عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترجمہ
 اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بد اعمالی کے لحاظ سے
 ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم جس و دام۔ عبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
 سزاوار ہیں یا ان اگر وہ جان بخشی فرماے۔ اور بلا مواخذہ طہریم کی

رہائی کا حکم دے تو بڑا پار ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
 قصورات پر نادم اور اس کے فضل و کرم کے خواہان۔ و جو این
 لے خدا از فضل تو حاجت وافر با تو یاد میچسپس نبود روا
 غیب سے یہ نہ ہوتی ہے۔ لَا تَقْطُوفُنَّ حَمْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

باز آ باز آ ہر نیچہ پستی باز آ ۝ گر کافر و کبریت پرستی باز آ
 این در گہہ مادر گہہ نو میدنیست ۝ صدار اگر تو بہ شکستی باز آ
 اس کے خالق ہونیکلی۔ آسمان۔ وزمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تار
 ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت دگو اہی دے رہے ہیں
 کہ اس قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و رب بنانے و قائم رکھنے
 نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اس طرح قابل رہنا کہ اس کے

صفات کاملہ سے بہن برائے سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئیں تمہارے قوتوں
 سے قوت بصارت کی یہ کیفیت ہے کہ پلک وٹھاتے ہی تمام فضا حتیٰ آسمان کی
 سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیرتی حیوانی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا میں نہیں
 دیکھ سکتا لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
 جبکہ تم از رو قیادہ ہر شخص کی اندرونی پہلی بُری حالت کو تیز کر لے سکتے ہو تو
 کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دلوں کی بات
 جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
 جملہ ذرات زمین و آسمان پر شکر حق اند گاہ امتحان و از وہاں بقمہ نشد سوے گلوڑ
 تا گلوڑ بقمہ راحق کا دِخْلُو و وہی پاک ذات محیی ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُرد
 تعجب خیر و حیرت انگیز امر نہیں ہے مارنے جلانے کی گنجی اُسکے قدرت کے باہر نہیں
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللَّهُ فَإِنِّي أَتُوفِّكُونَهُ

اگر تصوفیہ کے اشغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الہی سے باخبر ہو گے
 یہاں تک کہ جو چیز تمہارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے
 اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کر دو مشتمل نمونہ از خوارے بعض اصطلاحات تمہارے
 علم و عمل کیلئے قیدم کرنا ہوں (۱) ہوش در دم ہر مردم کے محاسب کا نام ہے (۲) نظر بر قدم
 اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ لے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے
 روبرو دیکھ کر نہ کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی
 باتیں سنا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر و وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات
 ملکیت فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنی دل سے خدا کی طرف توجہ کرنا
 ملکیم ہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت
 جب دل ڈاکر ہو دے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔

قیامت کا اس طرح قائل رہنا کہ جہاں ساری مخلوقیں بغیر تخریزی کے باز شریعت پر ہی رہیں و شاد

ہو جاتا ہے۔ کیا اس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تکواہ ابد میں صرف
 ایک حکم کن ہے۔ کیم عدم سے۔ حیر و حود میں لایا ہے۔ ایک آواز
 صورت میں مگدود بارہ قبور سے اٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار
 گزار امر ہے۔ یا تمہارے اعمال کا خاکہ تمہارے سامنے کر دینا اور
 تمہارے اعضاء سے تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی (مگر گنہگارین) ۵
 اوست سلطان سرچہ خواہد آن کند کہ عالمے را در دے ویران کند
 بازار احکام جبروتی خوشی کہ جملہ را موجود و یک سان میکند
 مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی
 ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
 اور عرض کیا کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہیں۔ نہ
 عقلمندوں کے نزدیک تصدیق اور اسکی بایہ ثبوت کو پھونچتی۔

محض مرخیال ہے۔ پس دنیا جابھیش و عشرت و خوشی کا مقام ہے
 کھاؤ پیو۔ ٹکریے سو و عقبی سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
 میں اسخ الاعتقاد ہوں۔ کہ ظہور قیامت اور روزہ روزہ مواخذہ
 اعمال مردم بروز حساب صحیح و لازمی مرتب ہے۔ میں خدا و رسول خدا
 کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ و لولہ فرض محال تیرے خیال موافق قیامت
 کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہیں
 رکھتا ہوں۔ مخطی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
 جس طرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
 تو میں ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔
 مجھے خیال امور دایمی عقبی کا ہے معاملہ و روزہ دنیا کا اعتبار نہیں ہے
 افسوس ہے کہ اس وقت بھی بعضوں کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد خدا

لکھو تو ناظرہ جا کر دریا میں مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس لکھو تو گھوٹے سے بھی پرہیز کرنا
 کہ جس سے صریح قرآن حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہیں رہتا۔ صریح جسمانی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر
 آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
 لطیف تر تھا۔ **ب** صاحب عرش ہائے جسے نعلین سمیت پڑکون کہتا ہے اور
 پاؤں سے نعلین اور پڑتھدیر کے اس طرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کیسے نہیں ملتی
 ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہیں چلتی پڑ اور یقین جانا کہ جو خدا تعالیٰ نے تمھاری تقدیر
 لکھ دیا ہے وہ بلاشبہ شک و امین ش شبہ ملیگا اگرچہ کام جہاں کے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو
 نہو سارا جہاں اسکے سننے کیلئے زور لگا دے نہ ملیگا۔ غور کرو تمھاری نوکری کے معاملہ میں فقیر نے
 کیسی خوشامد کی نہ تم کیسے نزدیک التجا لگائے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب
 کس آسانی سے نوکر کر دیا۔ **د** کارسار با فکر کار مارا فکر دار کار مارا انداز مارا **د** مشرب یا

بہت خود نوشت و خوش نویس است و خواہد بہ نوشت و بچلاف را فقیر تھے عجلت طبعی سے
 اپنے اصناف ہوا و ترقی کیلئے مجید کوششیں کیں۔ سب دنیا کی مونس خواہ لئے پھرتی ہے
 کون بھرتا ہے یہ مردار لئے پھرتی ہے دل اگر قابو میں تھا تو یہ دیکھ کیوں تھا پیر پھلو
 میں ہے دشمن جانی افسوس اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عائد
 مغربی کے سفارشی تعات ہم بھونچا ہے۔ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی و رزق تو تھو
 بیجا طلبی کی بیچ ارتو خدا طاعت فردا طلبہ کا مردار و روزی فردا طلبی کو تھکا افسر علی
 توجہ خام تھارے حال پر مبذول رہی۔ تھارے حقوق کو تسلیم کر بانی و تحریری کلمات و مرآت
 بھی کئے آخر نتیجہ کا معلوم کہ زمین آبا سمان روزی بوند و ہندت زیادہ از روزی بوند ہی
 قسمت را چہ سودا رہبر کامل کہ خضر آری حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد
 پیروی میں کئی حد و حصر باقی رکھیے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلسلہ در
 تہ ابیر کو سچا تو ظاہر مقصود و نیوہست خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا۔ تا دغینکہ اشرا و ات لم نری
 عزائم

میں ہمارا ظاہر نہ ہو کوئی امر خواہ غیر ہو یا کبیرہ ^{ظہور} پر جلوہ گر کر سطح ہو گا مگر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز
 اسی طرح ہے جس پر بیش قرار ہوا ہوا کا ہونا کمال لیاقت و عقلندی پر منحصر نہیں اگر روزی بدیش
 برزخ و پوز نادان تک تر روزی ہو پوز کا شکر کہ ذکر کا یاد دہانہ تعالیٰ دنیا کو جو اسباب ^{ظاہر}
 سے تعبیر کرتے ہیں یہاں بقدر تردد جائز ہے کہ بر توکل نہ انوسے اشتربہ بند مگر اسی میں بہن
 لوگ طول ال کو تدبیر سمجھتے ہیں۔ اور تدبیر کو تقدیر پڑالتے ہیں کہ اگر کو تقدیر لوان میں کیا کچھ تدبیر
 افلاطون کو تقدیر نہ کیا نفع دیا نہیں نہ انوکہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
 قارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر ہیں تدبیر بہرہ واصل تدبیر تقدیر۔ و تقدیر
 غالب ہے تدبیر پر۔ کیونکہ وہ علوی ہے اور یہ سفلی ثنوی بخیر دان تخم امل کاشتند و آخر انان کشت
 چہ برداشتند و رخت امل نہ کہ تاجر ثنوی و آدمی باز مسافر ثنوی و اصل تدبیر یہ ہے کہ رضا
 حق تعالیٰ میں کوشش کرے تا بقع خجالت نہ پھنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگر چاہے میں گرے تو اپنے اکل کو
 ملامت کرے اگر چاہے ملے شکر نعمت خدا بجا لایا جبکہ حسب اہل انسان کی مرکا ظہور وقوع میں آئے تو

اسکو تدا بینوہ محنت ہاں تباہ پرانیہ چل کرنا چاہئے بلکہ اوارش و کرامت خالی پرانیہ لگا رکھے۔
 الحاصل تیر بیکہ ویرہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ انھی حسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی بیرو جھائی جاتی ہے
 پس تیر کو بھی ہاتھ سے دنیا مگر اسی میں غم طرز نہ پائیش از وقت امیش نہ چاہنا۔ دعا غافل
 کہ اسی سے ہر شکل امر آسان ہو جاتا ہے۔ اویسی غیبی ہنگام کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہر ایک کو تمام
 جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا بلبل کو دیا مار تو پروانہ کو جلائے غم ہو دیا سبے جو کل نظر آیا ثنوی
 بکار و نشاید ہم بکرو دیکھ دیکھ با دید نسبت بخود کرد و ہم تقدیرتے آمد و انگر شنیدہ انا ظلمنا۔
 افعال شیطانی اور انضال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے۔ نصحتے کنت شبنو و بہانہ گمیر
 کہ ہر چہ جامع مشفق گوشت بیدید مذہب کی تحقیق میں گزرنہ پڑنا کہ کسی عمر اس راہ میں پوری نہ ہو سکی نو بعض محال
 محقق بھی ہے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ اس لئے کہ تحقیق تبتے کے بعد بھی کو عمل کی لازمی مہر ہے۔ اس خود راہی سے آدمی
 گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم ذاکام ہو جاتا ہے پس تحقیق کے پردہ میں عقائد کو
 ڈاؤن ڈول رکھنا اور عمر غیر کو بر باد کر دینا عقلی نہیں ہے۔ سلف صالحین جو باہ تباہ گئے ہیں وہی کافی متصور ہے۔

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملے والا ہے
 جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تَظْلُمُونَ فَتِيلًا ۝ دوسری
 جگہ فقیراً ہے۔ یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
 غمراہ کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ بنے جاؤ گے۔ بخلاف
 اسکے اگر عمل نہ کرو گے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
 روز کہو گے کہ ہم کو لوٹ جائے دیجئے تاکہ اپنے کام کو آدین حکم ہو
 کہ اے احمق تو وہاں سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی۔
 فہلت کہاں۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام
 اتنے کرو جب تک دنیا میں تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اتنا
 کرو کہ جتنی آخرت کو بچا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
 تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جس قدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ میں نے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے۔
 دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جس نے
 اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اس کو نہ بھولنا۔ تو نے کیسے ساتھ احسان
 کیا ہو اور کس نے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔
 ایغیر فی فضل گو نہ بنا کہ اس میں قار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
 حدیث صحیح میں وارد ہے کہ مَنْ تَكَلَّمَ بِمَا لَا يَحْتَقِرُ يَهْوَى إِلَى حَقِّهِ
 سُبُعِينَ خَرِيفًا۔ یعنی جو شخص فضل اور غیر ضروری بکتاب ہے تو وہ جہنم
 کے گڑھے میں ستر سال تک منسایا جائیگا۔ تاہذا مکان زبان بند رکھنا
 کہ فساد کی ہی خبر ہے۔ سَلَامَةُ الْإِنْسَانِ فِي حَفْظِ اللِّسَانِ۔
 دوسنا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان ایک زبان عطا ہوئی ہے ع
 خموشی معنی دار کہ درگفتن نمی آید پڑ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اس کے فکر میں مشغول رکھنا چاہئے۔ دل بیار۔ دست بکار
رباعی گم کوئی جز مصلحت خویش کوئی بوجہ نہ کہ نیرسند تو پیش کوئی بوجہ تو دو
داد نذر بان تو یکے بے یغنے کہ دوشتو و یکے پیش کوئی بوجہ نہیں یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون درون میرا تو کہ دل میں یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا تو
میر حال میں استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی اثری ایسی نہیں ہے جو
ٹل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہیں جو پہل نہ ہو جا کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ وار د
بہ استقامت اپرا دل گزین بزار رخت وصل بعدش خوش چین بوجہ دراز کا

و مصائب کا یکے سامنے کھڑا نہ بلکہ صبر و شکر بجا لانا جیسا کہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یعنی جو
لوگ کہ جب انکو کوئی غم و مصیبت پہنچتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی ملک میں

اور انجام کار اویسی کی طرف واپس جائینگے۔ پس اذیہ پر خدا کی عنایت و
رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پالنے والے ہیں۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خالق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پریش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی یہی طاعت و مزاجداری کرنا۔ دنیا

یہی عین مصلحت۔ اور بقابلہ لیاقت کا رآمد ہے۔ اور سکی سختی و بُرا

کہنے کو بُرا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایہ غرت ہاتھ سے نہ کھونا

کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور غرت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کار برآری میں انسان ذلیل ہوتا ہے

اور رک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جہنم

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہونچے ورنہ وہ فعل لغو محض ہے دنیا کو مثل
 سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے خواب مرگ
 خواب گہ قبرست بیدار لیت حشر پوچھتم اگر مینا بود ہر روز روزِ محشر ست
 نیک نیتی و ہوشیاری سے بے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو
 تو پاک باش برادر مدار از کس پاک پوزند جائے پاک گازران برسنگ
 فصل خصوصیات کی خدمت و پیشہ و کالت سے گریزان ہونا کہ حرام
 و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام بعض قریب تر حرام
 بعض حلال بعض حلال سے قریب ترین اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب
 پارہ ۱۲ قوافل المومنون میں واضح طور پر موجود ہے مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا
 فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے جہاں تک ہو سکے آئندہ
 حلال یا قریب تر حلال کی ملازمت دھونڈو جب تک حلال طلب

نو کمری نہ ملے خود کو قصور و ارتصور کرو اور کھاتے وقت ہر آنکھ سے
 چار چار آنسو بجاؤ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
 ونبہ ار طلب مال میں دین کو برابر با نہیں کرتا دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
 اور سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
 کافروں کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد دنیا گذشتنی و گذشتنی
 بہر طور گذر جاتی ہے چندین غم مابجست دنیا چیت پھر گزریا
 کیسکہ جاوید نرست پڑا این یک نفسی کہ درنت عاریت است و با عاریتی
 عاریتے باید نرست پڑ بجد امکان معی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
 عدالت کی کرسی تک نہ جانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر نشان نہ بھجنا
 کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْمُلُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْمُلْهَا فَإِنَّهُ لَمَّا قَلْبُهُ
 یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والی کھا
 رزق کم اور عزت کو نقصان پہنچتا ہے اور آخرت کے عذاب
 میں مبتلا ہوتا ہے۔ دروغ اسے برا درمگو زنیہار کہ کاذب بود
 خوار و بے اعتبار ہو مروجہ آزاری ہرگز نہ کرنا کیسکے دل کو نہ دکھانا
 ۔ ترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن کو اجابت از در حق
 بہر استقبال می آید یونیک آدمی کی زبان ہاتھ سے کیوں نہ نکلے
 پونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبت ابرار رسد پو پسنده کہ کس را
 ز تو آزار رسد پو از مرگ میندیش و غم رزق مخور پو کین ہر دو بوقت
 خویش ناچار رسد پو خیالات کانیک کہنا ہی معرفت الہی ہے
 فقری چیت تصیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت در حقیقت
 اطاعت ہے۔ فالض کا بروقت ادا کرنا تمپر فرض ہے

اگر ادا کرو گے تو جزا پاؤ گے۔ نکر و گے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور حبققہ
 سو قے ملے نوافل سبحان لاؤ ورنہ بُرے افعال سے جو ارجح کو بچاؤ۔ پانہ
 فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نہ کرو۔ ہمیشہ حیرشیم اور کار خیر
 میں مصروف رہنا۔ مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ نوبت
 دوسروں سے استمداد اور سوال کی چھوٹے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 وَلَا تَجْعَلْ لَدَيْكَ مَخْزُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا
 یعنی نہ اس قدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔
 اور نہ اس قدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو
 سب سے پہلے اپنے اہل و عیال خویش و اقارب کا نان و نفقہ مقدم
 اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہیں اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانن جاناں من۔ وے روح من۔ ریکان من۔ میرے بعد
 تھاپنے مان اور بھنوں کے تادم زندگی خبر گیران رہنا۔ بڑی بھنوں کا ادا
 چھوٹی بھنوں پر شفقت رکھنا۔ تم سب کے بالاتفاق بہتیت مجموعی
 ہشتے میں میری خوشنودی متصور ہے۔ اگر وہ ٹکوا چھانہ سمجھیں تو خیر مضائقہ
 نہیں۔ مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا۔ کیونکہ اگر وہ خدا خواستہ اپنی
 اختیار و سرے کے پاس لجا دیں گے تو تم خود اسکو گوارا نہ کر سکو گے۔
 دیکھو و شبہ وار بھنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں
 جانتا ہوں۔ مکان مسکو نہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے۔ اسکی عزت
 شکست و ریخت کرتے رہنا۔ کہ تمھارے بزرگوں کے نام کی بقا
 ہے۔ اویکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا
 حق نہیں۔ ورنہ بے گھر ہو جاو گے۔ در بدر کرایہ کا مکان لکڑیوں سے

تیسری تجہیز و تکفین میں داخل و معقولات نہ کرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
 کا ارتکاب نہ ہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولوں کی
 چادر کی۔ بلکہ آلِ بقول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔
 حضرت پیر و مرشد کو اختیار تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا
 ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں اور تہی دستی سے شرماتا ہوں میں
 دستگیر دستگیری کیجئے، آبر و میری وہاں رکھ لیجئے
 پس جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے اوںکو حسب مدارج اخلاق سے
 رخصت کرنا۔ اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نہ کرنا
 عمدہ ترین سلوک لوگوں کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستوں
 کی تعظیم و تکریم۔ اور اونکا ادب نیاز مندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
 وہ بھی تیر شفت برزگاہہ مندول رکھیں۔ اور اپنے دوستوں کی

حقارت نہ کرنا۔ تاکہ تیرا نکاح اعماذ زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ اپنے
 نقصان کے اسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کیسے نزدیک التجا نہ لیجانا
 ایسا ماضورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہیں ہوا جس نے
 استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط۔ سعادت اولاد آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالیٰ
 سے۔ اور بد بختی ابن آدم ترکِ استخارہ ہے اللہ تعالیٰ سے۔ دیکھو حصین صفحہ ۱۱۰
 حاکم و ترمذی سے ۱۱۱ دل را اگر توصاف کنی همچو آئینہ بوشیک جمال دوست
 نماید معاینہ بخواو در دل نیست دل من بدست او بچون آئینہ بدست من
 و من در آئینہ بوسائل کا سوال بقبر اماکان رد نہ کرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
 نہ کرنا۔ کہ حرام ہے۔ ۱۱۲ قناعت تو نگر مگردان بڑ کہ ورا تو بیچ نعمت نیست
 خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ۱۱۳ خدا اگر بہت
 بہ بند و در بڑ کشاید بفضل و کرم دیگرے ۱۱۴ او چارہ کار بندہ داند بڑ

چون ہیچ دلیش نہ اندوختہ میں جاس پیدا ہو جاتے ہیں چھوڑ جانے
 سے ورثہ میں جھگڑے قائم ہوتے ہیں۔ عفو کی جگہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
 جگہ کمی کرنا۔ درستی و نرمی ہم در بہت بڑا چورگ زک جملج و مرہم است
 مگر بتے کو دبا نا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صرف اور زبان خلق کو تقار
 خدا جاننا۔ اور اوں سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خور ہو۔ اور اوس کی عا
 جیا کشیج سعدی کا قول ہے قطعہ در خاک بلیقان چو سیدم بہ عابد بگفتہ مرا بہ تیر
 از جہل پاک کن ڈگفتا بر و چو خاک تمل کن بے فقیہ بڈیا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک
 اور سبے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت
 اور اہل دنیا کی موافقت اسی میں متصور ہے خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
 شیوہ عاجزی نہ چھوڑاے فیض بڑیجہ وہ شے ہے نہیں خدا
 کے پاس بڈیاں میں ہاں ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

آسائش و گیتی تفسیر این دو حرف است بباد و ستاں لطیف باد شمنان مدارا
 شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے
 نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہے کہ اَمَّا الْاَحْمَالُ بِالْنِّیَّاتِ فَلَا مَکَانَ
 یدین و شنان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو۔ ہم خرم و ہم خوش
 ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جائی۔ قرض نہ لینا۔ وعدہ سے بڑھ کر۔ ایسا کاروبار
 رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاوے۔ اور منافق کہلاوے۔ بساط سے بڑھ کر۔
 ہر ان عقل و دانش باید گریست و کہ آمد بود و نوز و خیر و خیر

نوٹ۔ فخر انہیں ملے بنگریتہ فقیر کہتا ہے کہ میرے کبھی سے فقیر نے قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر غریبوں کو عین ان وقت
 قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقریدہ۔ شادی۔ جماعتی
 میلاداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف میں ذات سب کچھ اسمیں موجود ہوتے۔ اسمیں ایک پس انداز
 کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت میں ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی
 زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھی گنجائش موازنہ سے بڑھ کر مصارف
 نہیں کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مدین
 صرف ہوئی ہے۔ (اسی لئے محمود غسانی نے شعر اخیر مضامین نہیں۔
 الحمد للہ قرض چھوٹنے سے حدایتہ الی اللہ نے فرمایا نہیں آیا۔
 اکثر و بیشتر اجناس کا پناہ موازنہ فقیر جسے مرتب کر لیا کرتے۔

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے بنو۔
 کہ کوئی نخل جاے۔ نہ آنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔
 کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہر حال میانہ روی اختیار کرو
 نے سادگی میں بلطف نہ کچھ بانگین ہیں، ذخیرہ الامور واسطہ ہا کے چلن میں ہے
 مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ حقیقت
 اپنے تقدیر کا کھاتا ہی۔ اور تمہارا نام نیک ہوتا ہی۔ شکر بجا آ کر کہ مہمان تو
 روزی خود بخورد از خواں تو، اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال میں ہو نخل آنا کہ وہ بڑی
 دور سے تم کو امیدوار پہنچا ہے۔ لہذا حدیث شریف اکثر اعمار

تو مشغول نہ رہو کہ تم کو دعا ہے کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب اگر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
 اس کے پیچھے دو تیرے پیچھے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا لینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا
 تو مٹی کے گھونٹا ہوا کہ تو بڑا عہدہ دار یا عالم نہیں۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے۔
 کہا کہ جانا نہیں۔ میں وہاں آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
 گھبرا کر بھاگے۔ پس خوش ہوئے اگر چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اوس روز سے
 ان کو چاند عیدہ سب پیچھے رہے ہوگی۔

اُمَّتِي بَيْنَ السَّبْعِينَ وَالسِّتِينَ ۚ فِي زَمَانَا - انسان کی زندگی ساٹھ
 نثر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا
 پڑتا ہے۔ ۵۔ پندے دہمت اگر عین داسی ہوش و آزار بہر خدا جائے تزیو^ش و زیو^ش
 عقبی ہمہ روز است و دنیا یکدم و آزار بہر دے ملک ابد را مفروش اتنے
 جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ۵۔ راستہ
 ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار و آکھہ بند کر کے چلے جاتے ہیں جلنے والے
 ۵۔ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے و جان سب دیتے ہیں اس خانہ
 ویران کیلئے و پیرسٹا ہے ہمیں آتے ہی تو نے لے قبر و یہی دستور تواضع کا
 مہان کیلئے و یہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے
 خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اسکو سرو تعلق نہیں ہے ۵۔ صدیف
 یہ مرنیکے لئے جینا ہے و اس جینے پہ یہ بغض و حسد کینہ ہے و آزار کا

رہا تخت نہ جام جمشید کا احوال سکندر کا تو آئینہ ہے پڑ عربی علم تو ہمارا ہی
 علم ہے دیندار می کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہ ہو۔
 قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
 کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الہی سے بیخبری ہے۔ پس
 اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال سچا پس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
 کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا حصہ
 صرف کر کے بڑی جان فشانی سے ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ و ایل۔ ایل۔
 ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گزرنے کی امید
 کرتے ہیں۔ ع آرزو کہ عقل میں غم روزگار بیش پڑ مگر اس سے بیخبر ہیں کہ کس وقت
 موت آجائیگی۔ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں پڑ سامان تنہو برس کا
 کل کی خبر نہیں پڑ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی میں مر جاتے ہیں۔ اور

بعض تعلیم پا کر ملازمت ملنے سے پھلے چل بستے ہیں۔ رباعی
 تاکے بغم منہج و مسہل خوردن پو خود راز ترو داین ہمہ افسردن پو اے درد
 اجل چو سچکس را نگذاشت پو برزیستن اینقدر نباید مردن پو غافل
 گھڑیاں یہ دیتی ہے منادی پو خالق نے گھڑی عمر کی امیاد گھڑی
 اور بعض کو اس دنیا ناپاؤد ار سے فائدہ اٹھانیکا موقع مل جاتا ہے
 آنا نکہ غنی تراند محتاج تراند پو مگردا ر آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوا
 رہنا ہے۔ اور اس کے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اسکی تحصیل کی
 کچھ بھی فکر نہیں ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے
 و محل سراپن اور کوٹھیاں تیار کی جاتی ہیں۔ کسری کے سے گر محل
 بنائے تو کیا پو قارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا پو جب سر پہ قضا
 پکاری نالہ آئے تو کیا و گرنہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بمسکن و کاشانہ پڑ بر عمر کہ بہشت حاصلش افسانہ پڑ بہ خوابہ بادی و ہم فوضی^۱
 برہنگہ ریل چہ ساری خانہ پڑ افسوس ہے کہ جہان ہو قیام دوام کرنا ہے
 وہاں کیلئے سفال پوش یا خیر پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہیں ہے۔ ۵

طغی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی پڑ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی پڑ پیری کہ
 شید تم غنیمت جانو پڑ اب فصل نہیں ہے کوئی آنیوالی پڑ ایک شخص قوم
 بنی سربیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑ کے جہاڑ کے نیچے زندگی

بہ کرنا تھا۔ لوگوں نے اسکو پانی اور دھوپ کی تکلیف پہنچنے کی غرض سے

مکان بنانے کی رائے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی اوجھنا

اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔

منہمکان دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا لَنَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ اَلَيْفَ زِدْتُمْ مَوْجِدًا

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا۔ عمر توباشہ
مثال آج جو بڑا آب رفتہ باز کے آید بچو وقت کی پابندی جو اب
انگریزوں نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدامداد پیش ہوا
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کر نوالا۔ بڑا مصروف اور بیدار شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ انھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالا
اور اوسکی کیا کیا یادگاریں دنیا میں چھوڑیں الیغیر مشورہ لینے میں
عارف نامگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے۔
خاموشی بہ کہ ضمیر دل خویش بڑا کسی گفتن و گفتن کہ گوئی ہر ایک فعل اول ہے

ایسا سوچ سمجھ کر ناپا جائے کہ اس کے چھپانیکلی ضرور اور نوبت ہی نہ آوے
 ۵ مرد آخر میں مبارک بندہ ایستاد درپس مرگیا آخر خندہ است
 فی زمانہ۔ وہ لوگ تو بہت کم ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے
 اکثر لوگ شر مائشی سے بھی بُرے کاموں سے بچتے ہیں۔ اگر تم میں
 خدا ترسی ہے۔ تو چشم مار و دش و دل ماساد۔ کیونکہ کَمَا نَعِيشُونَ مَمُوتُونَ
 کَمَا مَمُوتُونَ تَبْعُونَ۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی
 شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ اس کا ثمرہ آخرت میں بھی
 ۵ سرخ و مٹی تصور ہے کہ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے
 شاد باش و امین و فارغ کہ من قرآن کم با تو کہ باران با چمن مٹ مضر اخلاق
 کندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ و روشنی۔ و آتش بازی
 و رقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بنیا و سے اکھڑ دیا

فرمان انیروی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھسکار ماری ہے
 جہانِ رقص طوائف - وناٹک - وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنتِ قہار نازل
 ہوتی ہے۔ ایسے مہل مجاہد کی شرکت سے دواماً نافرور گریزان رہو۔
 اچاناً وہاں موت آجائے۔ جہان کا مرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا
 بھی پسند نہیں جس طرح ہرینہ و طاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
 نہیں جلتے۔ بدرجہ اولیٰ ایسے مہل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
 مَنْ جَعَلَ شَيْئًا عَادَاةً - جن ہو قیون نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید
 رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچہ طفلان - تصور کر لیا ہے۔ اُن سے ہم کو
 بحث نہیں، آیۃ اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ لَوْلَاكَ هُمُ الْغَافِلُونَ
 کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكْ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ
 آور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوس کا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کر دکھائی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالیٰ شانہ میں واسطے
 جہان و ان کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاو فاسق غضبناک ہوتا ہے
 یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ رَبَّنَا اهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاو تو
 دو رکعت نفل شکر یہ نماز ادا کرنا اور اپنے کل کاموں کو اسی قادر مطلق کے
 حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اس کے راضی رکھنے کا ہے وَأَفْوُضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ
 إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادَةِ باطن بنہالے رہنا تا ظاہر خود بخود دست
 ہو جائے اور ریا کر نیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو برزخ
 ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
 ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی بدل عریض کو ضامنہ کر لینا و

خَيْرَ الزَّوْقِ مَا كَفَى - کیونکہ بمقابلہ مرا فقر یا پنجو سال بیشتر داخل ہست ہو
 کھا دی چھنا۔ کھل اور چھنا۔ بویا سی بیر یا بچھنا۔ فقیرانہ گذران کرنا ضروری
 دینیوی حاجتون سے جلد فارغ ہو کر مسجد میں جا بیٹھنا۔ اولیٰ ہے اور سنت
 حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان کا انچہ من درکار دارم بیشتر
 درکار نیست۔ خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہ ہو کہ
 وبال جان ہو جا۔ اور اوسے میں نہ ہک رہو۔ آب درختی ہلاک کنشی است
 آب زیر کنشی آنرا پستی است پڑا ورنہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر
 سے نہ کر سکے۔ متوسط درجہ میں ہو۔ ہاں خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت
 یا مال یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدار نہ سخاوت و خیرات کرنا کہ۔
 الصَّدَقَاتُ مَرَدُّ الْبَلَاءِ حدیث شریف میں آیا ہے جب کسی قسم کا
 ادباریا اسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پر درگاہ

شامل حال ہو جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ لِلّٰهِ
 لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنی جو لوگ کہ توبہ واستغفار کرتے ہوں
 او کو خدا تعالیٰ کسی عذاب میں گرفتار نہ کرے گا۔ اور جب نامساعدتِ زمانہ
 دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ السَّفَرُ سِيلَةُ الطَّافِرِ زُرْغُون کا مقولہ ہے
 بہر وقت باوجود ہنا کہ دافع نسیانِ بلیات ہے امی قرۃ العینین
 یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
 نشہ سرقہ وغیرہ ایسے گناہ ہیں کہ سرچڑھکر بولتے ہیں اون کے
 چھپ جانیکے خیال محال ہے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
 پانچ حواس میں سے چار قوتیں یعنی باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ وذا
 لکھو دوسروں کے بابت خبر دیتے ہیں اِنسے بعض بعض شرعی جرم بھی
 وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

آنکہہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
 و غیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ جسے اپنے گلے کے درمیان فی حیر یضہ
 زبان کی حفاظت کر لی اوسنے اپنا نصف دین سبھال لیا جرْمَةُ صَغِيرٍ
 جَرْمُهُ كَبِيرٌ۔ علیٰ ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
 طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
 البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جس طرح دوسرن کی۔ خبر تکو پھونچاتی ہے
 ایسی طرح تمھاری خبر بھی دوسروں کو کر دیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
 گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل میں آتے ہیں۔ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
 تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا
 فقیر مفتاح العجاہ۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستقام

دوم ناپائدار وفات کرے۔ پیر و مرشد کی خدمت میں غفلت
 حاضر ہو کے تم اوسکو انجام دینا اگر پذیر نہ ہو سکتا تم اسکو اختیار
 نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی
 مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گھٹے
 نہیں اترتا ہے۔ اسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سب کا دل حریص ہوتا ہے
 خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی میں مشغول ہو
 وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلہ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
 نہیں ہے تو یہ تو بہ یہ اعتقاد بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
 جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
 ہو گئی۔ اور جا عذر باقی نہ رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
 ہیں کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم

کچھ فائدہ نہیں چھوٹا۔ آخر فریاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 حدیثوں میں جملہ نصیحتیں موجود ہیں۔ اون میں سے ہر نصیحت بنیظیر ہے
 اوسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ ”خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
 اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کاموں اور لہو و لعب میں مصروف
 رہتا ہے“ اگر تمام عمر کی ایک ساعت فعل عبث و بیکار میں گزر جا تو
 اس پر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہے۔ افسوس نہیں خوف
 الہی دل میں بڑا تک نہیں قصد غدر خواہی دل میں بڑا فائدہ کی طرح خطا
 میں گذری سب عمر بڑا لون پہ سپیدی ہے سیاہی دل میں بڑا اور حید
 میں ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی تنگی
 بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہاں والوں کے واسطے یہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم
 بجتے ہوئے جتنے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین ذرات پڑ نہلاتے ہوئے
 پہر لگے لاشے دیکھے۔ افسوس مہیات و اب چاہئے خلق ملکوت کے
 دیکھے۔ عبرت پڑے و ہمنے کیا کیا یہاں تاشے دیکھے۔ کہو کہ وہاں
 منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 رو برو ذکر خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپ نے ”فرمایا کہ وہ تو
 آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا۔“ چنانچہ خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا
 رباعی آنکہ غم یار بود چون خسپہ پڑ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپہ پڑ
 اے دیدہ گنہ میکنی و می خسی پڑ چشمے کہ درو خار بود چون خسپہ پڑ حضرت
 جلیل بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا او

مزاج کا حال دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام
 نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتیں کام آئیں جنہیں ہم رات کے وقت پڑھتے تھے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ”فرمایا کہ رات کو بہت
 نہ سونا کہ بہت سو نہ لانا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اٹھیں گے۔
 نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ
 نَافِلَةً لَّكَ وَصَيَايَ لِقَامَن مِّنْ كُفَّاهِے کہ حضرت لقمان علی نبیاء
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
 مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
 اور تو ٹپڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی
 رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُسد مین غافل ٹپڑا سورا تھا قسم
 کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہوں اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز مجھ پر سبقت نہ لیجاتی قطعہ

وہی شب بچہ نچو اب غفلت بودم و تا آنکہ سحر شد و چشم بیدار ہو ناگاہ
 صر و ش بلبلان بحری برفت چو گوش من سید از گلزار بخواستم و
 بنمود طاعت کردم و صد حیف کہ من بنجواب مرغان بیدار ہو و ان من
 شنی لا یسبح بحمدہ و لکن لا یفقهون تسبیحہم ۵ صبح صادق
 مرہم کا فورہ دار و در بغل ہو گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش ہو ۵
 ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ ہو از و در شب تار و دعا سحری بود ہو
 مشغول ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔
 خدا تعالیٰ کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدمی رات کے بعد سے طلوع
 آفتاب تک یہ نہا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اسے
 دوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا
 کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدمی رات گذرتی ہے اور خلق سوتی ہے

اور شب بیدار ہو کر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ سیفانِ ثور میں حمد اور تسبیح
 قائل کہ وقتِ سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدوں کا
 خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
 اے عرش کے نیچے کے عابد و خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اٹھ کر
 ہوتے ہیں اور نمازین پڑھتے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے پھر
 نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قوت پڑھنے اور
 پس اٹھتے ہیں اور سحر تک پڑھتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
 ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
 سمجھو نوح سے اس طرح اٹھتے ہیں جس طرح مردے قبروں سے نکل پڑتے ہیں
 رباعی شب خیز کہ عاشقانِ شب راز کنند ڈگر و سرِ کوی دست پر واز کنند
 ہر جا کہ درے بود شب بر بند مذکورِ آدر دوست را کہ شب باز کنند

ایک غیر نرینہ و قحہ باطن کو سرمایہ اعمال اور نقد احوال سے خالی رکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کی دستیگری نہیں کرتا ہے۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتھیار بند جنگل یا باغ میں بھونچے اور کے نزدیک وہاں
تواریخ کا بندوق وغیرہ جملہ ہتھیار موجود ہوں۔ دفعۃً آدم خوار شیر کی شکل سے
ایا بغیر ہتھیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بھاگ جائیگا
تک کہ ہو گے نہیں پس لاکھوں مسئلے علم کے تمحیص یا دیہونگے اور اس پر عمل کچھ
بھی ہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل نظیر ثانی یہ کہ اگر کسی شخص کو
صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آتش جو اس کو مفلتہ
ہے تو یہ اس کا مجدد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہ ہو سکیگا
جب تک اس کو نہ کہا گیا ہو کہ اس کا چھانہ ہوگا۔ پس علم ہی حاصل کرنا
اور بہت کتابوں کی اور اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

العزیز جب تک اپنے کو اپنے کاموں سے خدا کی حمد یہ کاستی نہ بناو
 تم پر ہرگز رحم نہ کیا جائیگا خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ جس کان فیہ حلقۃ
 من ذلک فاعلم عملہ صالحا وکلا یشترکہ بعد ایہ ترجمہ آتا ہے۔ یعنی جو اپنے
 رب کی ملاقات چاہے تو پتا۔ کہ اسے جسے کام کرے اور اپنے رب کی بندگی
 میں کیسی شریک نہ بناو۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شا
 ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے۔ پہلا کہ توحید لا الہ الا
 الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوٰۃ دینا چوتھا
 رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچواں حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری حدیث کا
 مضمون یہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا ایمان سے اور سچ جاننا دل سے اور
 عمل کرنا ماتہ پانچوں وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑھ کر روشن تر دلیل کونسی ہوگی
 اگر تمہیں بہت خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت میں جائیگا خدا کے

فضل و رحمت سے۔ تو بنو زتم نے فقیر کا مسئلہ نہیں سمجھا۔ یہ تو فقیر ہی کہتا
 ہے کہ بندہ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہشت میں جاوے گا اگر خدا تعالیٰ
 شانت اور عبادت سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کی رحمت لایق
 اور مستحق نہ بنائے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کا حقدار نہ ہوگا۔ یہ فقیر کا مقولہ
 نہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ سَعْمَةَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنْ حَسْبِہٖ
 یَعْنِیْ شَک۔ خدا کی رحمت نیک آدمیوں کو قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
 بندہ پر نازل نہ ہوئی تو بہشت لانا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان ہی
 بہشت میں جائیگا تو یہ بات فقیر ہی کہتا ہے۔ بلکہ مان کر کہتے ہیں کہ
 مراحل پیش آئیں گے۔ اور بقدر گناہ غلاب ہوینا۔ جب بہشت ملے گی۔ اسی سے
 جب تک تم محنت نہ کرو گے مزدور بھی اور نوکری نہ کرو گے نہ خواہ پناؤ گے
 یہی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب پڑ کا مچو راس کا مچو

اس منہ سے اجرت کی طلب نہ ایک شخص قہر میں اسرائیل سے رہنوں
 عبادت الہی تعالیٰ شانہ کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ کے خلوص سے وہ اپنے
 خواجہ کو تاپایا ایک فرشتہ بہ شکل آئے اور کہا کہ بے شک تیرا حق
 بیٹھایا ہو گا آخر یہ قدر وہ فتح ہے اس جواب دیکھ کہ جہان کی جہ
 مفر نہیں نہ مٹی اور سکے ہاتھ ہے۔ خود روزی کر یا بستی اور کا اختیار
 اس فرشتہ نے بارگاہ حضرت احدیث میں عرض کیا کہ الہی تجھ کو روشن
 جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اس فرشتہ وہ بن رہا جو صفت
 الیمی کے ہماری عبادت سے باز نہیں آتا ہے۔ ہم باوجود صفت کریم
 سطح کے گناہ نہ بخشے۔ تم تمام گواہ رہو میں نے اسکو بخش دیا۔
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی ایسے گمان رکھتا ہے کہ
 برداشت مشقت جنت لیکن سودا بولوا ہو س ہے ایمان جو صلا نہ ت

گوهر پرست پرستی و یار کی ماور جسته به خیال یکا بزو باز
بهشت نصیب ہوگی و در حرم تاج پند و آرزو

گرنا شد بندگی در زندگی و مردن است بهتر ازین بندگی پیر باعی
دایم گنبد خون راغب بود در قالب عاصی و روح تاراج بود در بهشت
سفید و رو سپید نم نکرد و این پیری من صباح کاذب بود و حضرت
حسن بصری رحمت الله علیه فرماتے ہیں کہ آرزو بهشت این عالم الیک
گناه به منجمله او رگن ہوں کہ پس یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ ہماری عباد
محتاج نہیں وہ غفور ہے کتنی حماقت کی بات ہر باعی دل تو بہ نمی کشد
چہ کہ پند نشین طفل نادان چہ کہ ز رفعت گویم اگر تو انصاف کنی تو اقصیٰ مرتبت
نام شیطان چہ کہ پند باعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من پند و نہ خوا
نہ من پند است از پس پرده گفتگوئے من تو یک چون پرده برافند تو مانی و نہ من پند

ایضاً حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل کرے بلکہ عمل کا حاکم کرے
 چشم اگر بینا شود یہ سو حال یا بہت ہو گوش اگر شنوا بود در سخن
 اسرار بہت ہو حقیقت دریا بہ اور شریعت شتی پس بغیر شتی
 دریا سے پار ہونا محال ہے نصیحت گوش کن جاننا کہ از جا
 دوست تر دارند جو انسان سعادتمند پذیرد انار پڑ حضرت علیہ الصلوٰۃ
 والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر غلبہ
 اگر اپنے کام کرتا ہے تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ آدمی
 جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے
 انکھین بیکار میں دیکھیں نہ جو صورت تیری ہو دل وہ کیا ذل ہے بہتوں
 محبت تیری پڑ باغی پاک از عدم آدیم و نا پاک شدیم پڑ آسودہ و زائیم
 و غمناک شدیم پڑ بودیم ز آب دیدہ و در آتش دل پڑا دیم بیا دیم در خاک شدیم

ایعزیز: علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندب مشعل چمکے جو علم آج کتب خانوں

سے نہیں بچاتا ہے وہ فرداے قیامت آتش و زخ سے کب بچا رہے گا

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُفْهِمُ

وَمِنْ نَّفْسٍ لَا تَشْعُرُ۔ رباعی دنیا جم راوقیہ و خاقان را پڑتکب

وصفا رضوان را پڑد و زخ بد را و بہشت مرزبان را پڑ جانان مارا و جان با جانان

ایعزیز دل بین بہت اور نفس میں شکستگی اور تن میں پڑ مردگی رکھنا چاہئے۔

یار آمد و گفت خستہ میدار دلت پڑا ستم بامید بستہ میدار دلت

مارا بشکستگان نظر ما باشد پڑا مارا خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گھر تو۔

قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہاں مقیم ہیں دمبہم متہارا

انتظار کر رہے ہیں کہ کب تم ان سے جا ملو گے دمبہم میگذرند از

نظر یاران پوچھتے رویدہ ہنداریم کہ درخو ذکریم پڑے چلو امیر حلو پوچھا

اتناست دہر پڑا مسافر ان عدم انتظار کرتے ہیں پڑ پڑ خبردار ہوشیار رہے
 توشہ بجانا کہو یہ قافلہ والوں سے ہم بھی آتے ہیں پچھلے جاؤ
 خدا را قدم اٹھانے ہو رباعی غافل منشی کہ خوش رہنے رست عزیز
 ہر دم کہ برآید از توجانے رست عزیز پڑو عورت کہ آمد رست و خواہ رفتن پڑو ضایع
 کمکش جہانے رست عزیز مسیان طاعت و عبادت کے معنی تو سمجھو
 عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے۔ امر و
 نہی۔ قول و فعل میں۔ سب میں پیروی اچکی اور آپ کے افعال و احکام کی موافقت
 ضرور ہے۔ خلاف حکم آپ کے کوئی عبادت قبول نہیں گویا صورت عباد
 ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے حرام ہیں
 ان دنوں جو روزہ رکھیگا گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہے
 اسی طرح اوقات مکروہ و مقامات غضب میں نماز پڑھنا گناہ ہے

خلافِ پیر کے رہ گزیدہ کہ ہرگز بمنزلِ نبوہد رسید اور جو کوئی شوہر اپنی
 بیوی سے منہ کسی کتاب سے تو ثواب پاتا ہے اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی
 بیوی کے ساتھ مزاج کرنا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے
 تو ثابت ہوا کہ عبادتِ فرمانِ بری آنحضرت کی ہے نہ صرف نماز و
 روزہ اس لئے کہ نماز روزہ جب ہی عبادت ہوگا جب نیت
 فرمانِ برداری کرے گا۔ اس واسطے چاہئے کہ اپنے اقوال و افعال شریعت کے
 موافق و مطابق رکھو۔ گفتنِ نیکو بہ نیکوئی نہ چون کردن بود یا نام
 حلو ابر زبان بردن نہ چون خوردن بود۔ در نہ علم و عمل بہ حکم حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوری کا باعث ہے یہی وجہ ہے
 کہ آپ نے اگلی امتوں کے اعمالِ منسوخ کر دئے پس چاہئے کہ
 آنحضرت کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ —

خدا کی راہ ان علوم رسمی و اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے بلکہ یہ
 راہ مجاہدات و ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ۷ سہل شیر و اک صفا
 بشکن و شیران باشد کہ خود را بشکن و گریزون آئی ز پندار وجود و بر تو گرد و
 پر کار وجود و پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے
 شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیار ی سے فوج کرے رباعی
 گیرم کہ نہ از مصحف زبرداری بخواہم آں چہ کنی کہ نفس کا فرداری بخواہم
 چہ می نہی بہر خدا بخواہم آں ز برین بنہ کہ در سرداری بخواہم بے لگام او
 نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس تارہ مغلوب نہ ہوگا
 دل نویر معرفت سے معمور نہ ہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا ہے
 اگر پارے کو اے اکسیر گراما تو کیا مارا بخواہم نہنگ اردہا و شیر مارا تو کیا مارا
 بڑے موزمی کو مارا نفس تارہ کو گراما بخواہم ۷ سیر مر کس تا محال و بود بخواہم

ہر کس حسب حال و بود و نساکن راہ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
 خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بڑے کاموں سے توبہ کرنا اس طرح پر کہ پہر گناہ کیے
 نہجائے۔ دنیا خواہ بے ست کش عدم تعبیرت و صید اجل است گرجوان پیرا
 ہم روزین پرست ہم زیر زمین و این صفحہ خال ہر دور و تصویریت و تیسرے
 حقدار کا حق ادا کرنا اور سکواراضی کھنا تا حق کسی کا وسیہ باقی نہ رہے۔ باغی خدا
 سخن بشیرینی کن و اطہار نیاز و عجز و مسکینی کن و تا بر سر دیدہ جادہ ہندت مردم و
 چمن و دم دیدہ ترک خود بینی کن و جو حقے علم شریعت بقدر حلال و حرام سکھنا باطنی علم
 صرف اس قدر سیکھے جس میں نجات متصور ہو علم کلام اور علم مناظرہ اور نظم و نثر و
 صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سوائے
 تفضیع اوقات کے۔ اگر بہت ترانیال و صول ماری و بربادہ شرع بادیت
 پاداری و خواہی کہ بہت بخلوت خاص افتد و زین شایع عام پابرون نگذاری

اے فرزندِ مگو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
 فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمہارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو
 یاری مخلوق نایدیج کاری و سعی کن دیری پوری و گارگو آن زبان چین سار باگ لے لو
 دامن مادرِ نہایت کے بود و چشمِ مروت دوسروں سے بند کرو زمانہ نے آنچنین
 کھول کر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید و فاکسی سے نہ رکھو آن بہ کہ دین زمانہ
 کم گیری دوست و با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست و انگس کہ جنگلی تراکیہ بدست
 چون چشمِ خود باز کنی و شمنت اوست و اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب و
 و ز گردش دوران سرو سامان مطلب و در مان طلبی در و تو افزون گرد و و باد و
 بساز و بیچ در مان مطلب و اسباب جہان جملہ چون نقش ست در آب و آب و آب
 نہ آب بلکہ موج ہے ز سراب و آن موج سراب ہم خیالے در خواب و آن خواب
 چہ خواب خوابِ مستانِ شراب و میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تک راعی علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی تا اگر اس سے تمھاری
 غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرین میں متصور
 توحیف صد حیف تم پر باعی مولوی گشتی و آگہ نیستی بجز خود کجا و از کجا کستی
 از خود آگہ چون نہی سے بے شعور بکس نباید بر چنین علت غرور بکجا اگر تمھارا
 مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرجع و صد آفرین باعی
 دنیا مطلب مخنت میدانند بکس عقبی مطلب مومت میخوانند بکس مولا طلب برا
 مولا مباشش بکس کا این سخت رہت و سالکش مروانند بکس نقل ہے کہ ایک وقت
 حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھنڈا پانی پیئے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ میں
 لیتے ہی بہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو
 فرمایا کہ مجھے دوزخی گھکاروں کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل حنت سے کہنگی کہ
 تھنڈا پانی میں ملاؤ رباعی گرا زپے شہوت و ہوا خواہی رفت بکس از من خبر کہ

بے نوا خواہی رفت و بگر چہ کسی از کجا آمدہ پیمیدان کہ چہ میکنی کجا
 خواہی رفت و چہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن و قطرہ
 اشک از بر آغسل دل کافی بود و کتب بقہ میں لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
 جب سے اٹھتا ہے تائب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہیں کہ اے
 بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
 طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کا
 حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہر ہے
 یہ آوازین نہیں سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ
 وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝ رابعی کہ بر سخت مکن اے
 از رہ دور بجا آمدہ و پرورش یافتی از خون حیض و از رہ بول دوبار آمدہ
 پس دشمن آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کر کے سوتا ہے اور غنیمت کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روزِ برزگناہ معاف ہوتے رہیں۔
 حدیث شریف میں ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو
 حساب دینا پڑے اور اعمال کو تو لو پیشتر وزن ہونے میزانِ قیامت کے
 رباعی امرِ وز ترادست رسِ فردانیت کو ضائع مکن انیدم اردلت شیدا^{نیت}
 و اندیشہ فردات بجز سودانیت کو کین باقی عمر را بہا پیدانیت کو اگر تمھارا
 طائرِ روح خطوطِ نفسانی سے بے تعلق ہے۔ توجب آوازِ تقارہ کوچ سننے کا
 فوراً اُڑ کر عرشِ معلیٰ پر جا بیٹھے گا جس طرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن
 معاذ صحابی کی وفات سے عرشِ رحمن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روحِ حفوظ
 نفسانی میں مبتلا ہو کر مولشی اور چارپایوں میں سے ہے جن کے حق میں
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ مثل چوپایوں کے بلکہ دن سے بھی گمراہ ہیں
 تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گرد عوی ہستی بہتان است این کوشکودہ نیستی ست کفران است این کوشک
 اے حضرت انسان تحیر انجام دے خود را شناختی چہ عرفان است این کوشک
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ پاک کن جاہلہ ہستی کہ شود او پیدا
 ناگریبان بندو گل نہ کہ بیدار حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
 شفیق مہی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھوں نے تینتیس سال مرشد کی خدمت میں
 رہ کر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہیں
 وہی ہندہ۔ (۱) کار خیر جو قبر میں مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاء
 نفس مجاہدات اس قدر کئے جن سے نفس مجبور اعبادت پر راضی ہو گیا
 (۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا عتقا فقر کو دیکر خدا کے پاس
 جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیز گاری اختیار کی کیونکہ
 خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سبب ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضا مند ہو گئے (۶) سو شیطان اور اسکے تابعین کے
 اور کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بہرہ و سہ کر کے اسطرح
 لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات میں نہ پڑے (۸) دنیا میں کسی خیر پر
 اعتماد نہ کیا۔ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین است
 مے می فگنی کہ اب فسق و کین است ۝ خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است ۝
 دنیا بنگل کہ می فگنہ ن این است ۝ آمی تو را لعینین باغ و بہار غریزی مطبوعہ
 ۲۹ محرم الحرام ۱۳۵۸ ہجری میں مرید کے ادب اور بعض حقائق کے نکات
 ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہیں کہ ہر سال کئی
 ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ جو بڑے
 اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجائے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
 چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبر کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتا دیں اور جب
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے مائون کو
 اپنی جگہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہیں ہر کراہیم
 دین عبرت سر اوپر مردن زندگانی مسکنہ اسلئے سالک کو خواہی بخواہی
 پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہ ہیں کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
 قابل پیری کے نہیں ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جس میں نشانیاں
 مفصلہ ذیل ہوں۔ اور نشانیوں کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ
 ہر شخص دعوائے پیری نہ کرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نہ رکھتا ہو اور
 بیعت شخص بینا کی کر چکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مسلسل ہو اور اسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کھانا
 کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور کثرت

روزہ رکھنا اور اخلاقِ حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
 اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
 صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور۔ منجملہ انوارِ محمدی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر و غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول
 امل و طیش و جلدی وغیرہ بد اخلاقی سے پاک ہو اور تعصب و تکلف سے مبرا
 و معرabo اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہ ہو یہی
 بعض نشانیاں پرانِ طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزلِ مقصود
 لگ رسانی اور وسیلہ نجات متصور ہے۔ سفرِ عراق میں ثابت ہو گیا کہ وہ
 باصرہ فتوت مردم دیدہ مروت ہمارے شیخ پیر جو ان میں ان تمام صفاتِ حمیدہ
 و اخلاقِ پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھریا ہے و کفی باللہ
 شہیداً بسبب کو باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
 بِسْمِ اللّٰہِ۔ ایسا پیر کرم یاب ہے۔ واکبر حال مدعیانِ زمانہ حال کھیل
 تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین صرف
 پیر زادگی خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت غریب و انوکھ دام
 لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت کر با عی ہمشہار کہ روزگار شور انگیز
 ایمن منہن کہ تیغ دوران تیر است ڈور کام تو گزر زمانہ نوزینہ نہد کوز نہا
 فرد مبرکہ زہر آمیز است ڈور صیاد فلک نہادہ واسے بردوش ڈور ہر
 شکارِ ناکسان پہوش ڈورے واکبرین شعور و دانائی ماکو اور پئے ماوما
 بنجواب خرگوش ڈور ایتھر شیر تصوف و وچیر کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
 خدا سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
 معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکی کرے اور ربوباری سے پیش آئے تو

خوش ہونا۔۔۔ سرِ مگرہ اختصار می باید کرد و یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن برضا دوست می باید داد و با قطع نظر زیار می باید کرد و ایغیر توکل کی
حقیقت یہ ہے کہ خدا کے وعدوں کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ایغیر اخلاق کی حقیقت یہ ہے
کہ تمہارے جملہ کام محض خدا ہی کی واسطے ہوں۔ اور جس کام کو کروا سہیں تمہارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمہاری تعریف
اس کام میں کریں اور خلق کی ملامت سے آزرده بھی نہونا چاہئے خلق کو
خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بجان چیزوں کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہیں دے سکتے ہیں اس طرح تمام مخلوق کی
ہرگز مجال نہیں ہے کہ بے حکم خدا تعالیٰ رنج و راحت پھونچا سکیں جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ازوت سمجھ گئے تو خالق کا خیال کہاں باقی رہا

ہرگز نہ رسد ز خلق مہرِ نیک نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج و نقل ہے
 شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہلوان
 مقابلہ ہوا صحابہ لڑاں تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت
 نوش فرمائیں گے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
 ذوالفقار کے جان کاہ ضرب و صدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے
 سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہو کر خنجر سے
 سرو کا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس و حرکت نہیں کر سکتا تھا
 طیش میں آ کر چہرہ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
 اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپ نے باوجود قاپو پائیکے موقع کو ہاتھ سے
 کیوں نہ اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپ نے جواب دیا کہ میں نے تجھ سے
 بوجہ اللہ تعالیٰ جنگ چاہا کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھ کو غصہ کیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے فوج کروں تو بوجھ لہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے اسلئے
 باز آیا۔ رباعی یا برسرو ہم دریچ دنیا بردار یو بردوش یقین با غم عقبی بردار
 برداشتن بار ضرور افتادہ است یو این را بردار خواه آن را بردار ایغیر
 تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نہ کرنا اس میں تلافیات ہیں۔ اور نفع نقصان
 زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی بیا کینہ
 وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے
 اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو انیس
 بحث کرنا جائز ہے اور اس نسبتِ خالص کی دو نشانیاں ہیں اول یہ کہ
 برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ
 بحث کرنا تنہائی اور گوشہ میں پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
 اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہیں مانتا ہے تو اس سے

حجت و تکرار نہ کرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہ ہوگا

۵ اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا پڑے مگر معاند لڑے تو چپ رہنا پڑا اپنا شیوہ

نہیں ہے جنگ و جدل پڑ کس و ناکس سے کرنا رو و بیل پڑ صلح کی حق نے دسی ہے

خونچکو پڑ مر جا کہتے ہیں عدد و محکو پڑ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا

کرتا ہے حسین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ۵ رفتم بطیب و گفتم از درد

ہنان پڑ گشتا از غیر دوست بر بند زبان پڑ گفتم کہ غذا گفتم ہمیں خون جگر پڑ

گفتم پر ہیر گفتم از ہر دو جہان اور جہان جاتا ہے کہ مرض غالب ہے

اور دوا کا اگر نہ ہوگی تو استاد می طبیب کی یہی ہے کہ وہاں ہر گز ہاتھ نہ ڈالے

اور دوا نہ کرے۔ ۵ دی گفتم طبیب از ہر حسرت چو مرادید پڑ سیہات

کہ درد تو ز قانوں شفا رفت پڑ اسطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔

فرض کرو کسی کا سوال اور اعتراض سبب حسد اور رشک کہ ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
 اسکا غصہ بڑھتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
 جواب میں مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہئے۔ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور کر سکتی ہے
 مگر حسد کی دشمنی نہیں جاسکتی ہے پس تم بری بی مناسب ہے کہ اس
 بیماری میں چھوڑ دو اور درگزر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَأَعْرِضْ عَنْ
 مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْكَ آلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَاٰ یعنی منہ پھیر لو اسے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
 صرف زندگانی دینا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
 اپنی خرمی کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حاسد
 کی نیکیوں کو حسد اسطرح کہتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ سے غمناک بنایا

از طعن جسودے دل ڈ شاید کہ چو و ابینی خیر تو درین باشد و مثنوی ہاں مان
 ترکِ حسد کن از میان ڈ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان ڈ چوب ہم بودا برادر
 آن ستون ڈ کز فراق مصطفیٰ ^{لہم ہدیہ} بگرتست خون ڈ اے تو انسان چوب از تو
 بہتر است و کینہ ہا در سینہ تو مضمر است و کینہ و بغض و حسد ایمان تست
 در کشا کشتہا حسرت جان تست و اے منافق زین ہمہ داغ نفاق و خیر و خیر
 از بہار اتفاق ڈ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہیں جیسا حضرت علی
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہیں
 جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہوں۔ اور یہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز
 تحصیلِ علم میں مصروف رہا۔ اور منور علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی
 اور بیابانی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہوں نے ساری عمر علوم
 شریفہ کی تحصیل میں صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اس قدر بھی نہیں جانتا

کہ یہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہ بات خود اسکی حیالت اور
 نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگوں اور عالموں کی بات نہیں سمجھتا
 اور اس نا فہمی کو بھی اپنے قصور فہم کا باعث نہیں جانتا ہے۔ وہ گنہگار
 اور غبی ہے۔ اسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اسکے
 جواب سے درگزر کرو۔ آئیں کہ نداند و بداند کہ بداند و درجہل مرکب
 ابدالہر باند و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم گروہ انبیا
 اسلئے مامور ہوئے ہیں کہ سب آدمیوں سے موافق اور علی سمجھ اور عقل کے
 بات کریں۔ جو بات انکی طاقت فہم سے باہر ہے نہیں کہتے ہیں ہاں جو
 پوچھنے والا عقل مند اور سمجھ بوجہ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا
 میں گرفتار نہ ہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور
 وقشتیع کے نہ تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے غافل مشو و دید

دل کو رکمن پڑا کاشانہ انتباہ بے نور مکن پڑ عیب ہنر خویش ہمہ وقت بین
 آئینہ زمیں روئے خود و در مکن پڑ الیغریہ و عطا و نصیحت سے بھی پرہیز کرو
 مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اویسر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے اوس سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے
 اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اور دن کو نصیحت کر۔ ورنہ
 مجھ سے شرم کرنا مقنونی چشم کشاؤنگرا حوالِ خویش پڑ خواب گراں اجل آمد
 ہمیش پڑ روز تو در فکر طعام و شراب پڑ شب ہمہ در خواب روی چین پڑ
 ایک خوابی و جرس می زند پڑ چشم کشا ہمریان می روند پڑ قافلہ رفت و تو
 بنجوابی ہنوز پڑ بخود می مست شرابی ہنوز پڑ بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی پڑ
 قافلہ چون رفت تو گم رہ شدی پڑ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
 مسجد میں اکر لوگوں کے سامنے اٹھا گفتگو میں قہقہہ مار کر مٹھا۔

حجتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشد و شاہِ مژدگی دل لبِ خندان باشد و
 ایک بزرگ نے جو کہ وہاں رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیکی ملا کہ
 آخرت کی حقیقت۔ اور سفرِ آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا
 اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت و سوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین ہو
 جوان نے کورنے کہا نہیں اور قیامت کی ہیبت اور قیامِ خدا کے
 روبرو محاسبہ اور ترزا و اعمال کی جانچ پر تال کی آسانی کی معافی کی
 چٹھی کو مل چکی ہے جوان نے کہا نہیں پہر پہ صراط پر گزرنا اور آتشِ دوزخ
 وغیرہ مولناک مقامات کی بیخونی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے
 کہا نہیں بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہیں دنیا سے
 با ایمان اٹھنے کا یقین تو ہے نہیں پہر پہ تجھ کو منہسی کس طرح آتی ہے تجھ سے
 خوبصورت خندان رو دوزخ میں کیسے جلیگا مجھ کو افسوس ہوتا ہے انکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر ہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا
 ۛ ہر دم باشتی زریں بردن راضی ۛ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ۛ
 خواہی کہ شود خاتمہ بالآخر ترا ۛ وقت مردن شوی ز مردن راضی ۛ ز نور این بین
 اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے ۛ
 علم نبود غیر علم عاشقی ۛ مابقی تلمیذِ اہلسنّتی ۛ دل کہ خالی شد از عشق آن نگار
 سنگ استنجائے شیطان نشنار ۛ اگر بغیر علم عشق از دل نہی ۛ سنگ استنجا
 بشیطان میدہی ۛ علم دین فقہ است و تفسیر حدیث ۛ اگر سخنوانی غیر ازین
 گرد می غیبت مثلاً جب تکو معلوم ہو کہ تمہاری زندگی میں صرف ایک ہفتہ
 باقی رہا ہے تو علم صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے
 کیونکہ یہ چیزیں تمہاری فریاد کے وقت کام نہ آئیں گی بلکہ مراقبہ دل
 اور اپنی صفات کی درستی میں آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتوں سے خالی کر دو گے اور خدا کی محبت کو دل میں غلبہ دو گے اور عبادت
 میں اپنا وقت تمام صرف کر دو گے ۵ اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح و شام و
 آتش و درخ بود برو کرام و ہر لحظہ ناسعی بپاسِ نفاس و اسرارِ نفختِ فیہ
 ہر دم بشناس و ترا یک پند بس در مرد و عالم و زرجانت بر نیاید خبر خدام و
 مثلاً اگر تلو لوگ خبر دیں کہ آئندہ ہفتہ تک پادشاہ تمھاری ملاقات کو
 آئیگا تو تم یقیناً اس ہفتہ میں اس امر کا اہتمام ضرور کرو گے کہ جس خیر پر پادشاہ
 کی نظر پڑے اس کو صاف و پاکیزہ کر دوں جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو
 سہمی عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ
 بیشک تمھارے اعمال و صورتوں کو خدا تعالیٰ انہیں دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
 دل و نیتوں کو دیکھتا ہے ۵ پر سید کے منزل آن مہر گسل و گفتہ کہ دل
 من ست اور منزل و گفتا کہ دلت کجاست گفتہ براؤ و پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل و پس احوال دل کا علم حیا و العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا ضروری
 ہے باقی علوم فرض کفایہ میں ۵ جامِ جہانِ نادر انسان کا مل است و
 مرآۃ حق نامحقیقت میں دل است و دل مخزنِ خزانِ سرالہی است و مقصود
 ہر دو کونِ زل جو کہ حاصل است و آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے
 ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ چھو
 بلکہ حیاتِ جاودانی کا سامان اسی دنیا سے ناپایدار سے فراہم کر لو ۵
 سرشتِ دولت ابرار رکبت آری وین عمر گرانما یہ غفلت گذار و دائم سمجھا
 باہم کس در ہمہ کاریو میدار نہفتہ چشمِ دل جانبِ یاریو غریزہ القدر ہر ہر دم
 منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ
 تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جا رہا ہے نفسِ مکن لے بواہوس ہو ہیں
 مشو چومرغ اسیرِ نفس بہ نفس و بغیر یاد خدا ہر نفس کی میگرد و خدا سے مسترا

بہ نفس بہ نفس ہر سالک کو راہِ سلوک طے کر نیکنے لئے اگر عمر نوج بھی ہو تو
 کافی نہیں لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشدِ کامل
 مل جاتا ہے تو وہ بعدِ تخلیہ و تزکیہ نفس مریدِ صادق کو اپنے رنگ میں رنگ
 لیتا ہے جس طرح ڈگوری کٹیرے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشقِ حقیقی
 کی آگ اسکے قلب میں روشن کر دیتا ہے و بس ۛ سرمدِ غمِ عشقِ بوالہوس
 راندِ ہندو سوزِ دل پر دانہ گس راندِ ہندو پس سالک اپنے اکساں شغلاں
 و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بجھ جاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
 پرواہ کی طرح جل کر خود شمع بجاتا ہے ۛ تانیتِ نگردی رہ ہستِ نہ ہند
 وین مرتبہ باہمتِ پست نہ ہند ہر چون شمع قرار سوختن تا نہ ہی ہر شستہ
 روشنی بدستِ نہ ہند ۛ اعلم اللہ و قدم را بہت بیرون از دنیست ہر
 یک قدم برخود نہ و دیگر قدم در کوئے دوست ہر آنا فنا تا یہ راہ طے و کیو

ہو جاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے۔ کاراکہ خبر شد خبر شن بازینا
 این مدرسه نیست جا آواز از سینه بسینه میرسد راز و جبکہ لکڑی جلکبر شعلہ بیستے
 اُسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق اور سپر عاید نہوسکیگا نظم مرے کئے
 نور روح مردم و زبیر نور حق ہو جا یوں گم ہو کہ جیسے دن میں یہہ نجم و ثواب
 شعاع شمس سے ہوتے ہیں غائب ہو یہی تھی ہے فنا فی اللہ اصلی و اگر چہ
 زندگی میں ہے وہ نقلی مَوْثِقْ اَقْبَلْ اَنْ تَقُوْا شَعْرَتُوْمَے گوید کہ با خدا
 پیوستیم و ترقوے گوید کہ از خود بیارستیم ہر کس خبرے دہد از خود بینی بخش
 اغنی غرض انیت کہ ماہم ہستیم و جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اقْرَبُ الْبَرِّ
 حَبْلُ الْوَرْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہیں پھر کسکو اُسکی معیت میں
 کلام ہے۔ لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا
 دائرہ شعلہ کے ساتھ دیکھو اگر خود ہی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجب حلقہ ہے
 ۵ ہم ازاد ہا م تست این صورتِ غیرِ تو کہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سبز
 نقطہ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے اور یہ حقیقت
 میں بیان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہیں ہے اسی طرح نقطہ وحدت
 ہے کہ بسبب سرعتِ تجدیدِ تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرہ موجودات کی صورت
 میں ظاہر ہوا ہے ۵ این نقطہ زگر و شیکہ دارد و بر صورتِ دائرہ برآید
 لکن لیکہ زخیال و ہم بنگر و تا دائرہ نقطہ نماید و یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق
 کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے
 صوفیہ فرماتے ہیں الْعَالَمُ كُلُّهُ أَعْرَاضٌ مَجْمُوعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ۔ بلکہ خود
 کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے میں تقرب الہی شانہ بڑھتا جاتا ہے
 ہے خدا موجود باقی سب عدم و فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ح نکتہ سربسته چه گوئی خموش و این فی ذلک لند کرمی لمن کان له قلب
 بدست که درین مذکور پند است اهل دل را عزل روزها ب فکر من است
 این همه شب ها سختم که چرا غافل از احوال دل خویشتم و از کجا آمده ام آمدم
 بهر چه بود و کجا میرم آخر نه نماید و طعم و نه بخود آدم اینجا نه بخود باز روم
 هر که آورد مرا باز برد و در و طعم و ماند ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا
 یا چه بوده است مراد و این ساختنم و بشکنم قالب تن با تو مرا کنی
 من نیم زراغ و زرع طوطی شکر شکتم و وقت آنست که پرواز کنم تا بروی
 بهو اسیر کوش پروا بای بر نم و مرغ باغ ملکوتیم نیم از عالم خاک و چند روز
 قفس ساخته اندر بدنم و یارب این کسیت که از پرده برون نمی گردی یا چه شخص
 سخن می نهاند از دهنم و شمس تبریز اگر رو بماند نمائی تو یا الله این قاف
 افسرده هم بر شکتم و دم دیده هر دو خانه تو و سر من خاک آستانه تو

لے مارِ عالم سوزِ من و شمع شبِ افروزِ من پڑوے پیکرِ دلِ دُورِ من ازِ من
 چرا بخیدہ پڑوے خواہم ترا مہمانِ کنم تا جانِ دلِ قربانِ کنم پڑوے تو درِ چشمانِ کنم
 ازِ من چرا بخیدہ پڑوے بخیدہ ازِ من خطا چہ دیدہ پڑوے دوامِ گنہِ بخشیدہ
 ازِ من چرا بخیدہ شہیدہ ام سخنِ خوش کہ پیرِ کفیانِ گفت پڑوے مرقِ یارِ
 آنِ مکنند کہ تبوانِ گفت پڑوے مکن بکنِ وصفِ جمالِ یارِ من پڑوے دلِ کبسم
 بدہ درِ غمِ آنِ نگارِ من پڑوے ساغرِ مے مخورِ سخنِ خونِ جگرِ عشقِ او پڑوے پری
 بسینِ بینِ چہرہ گلِ غدا ازِ من پڑوے زلفِ سیکشِ بکشِ پردہ و چہرہ و انما پڑوے
 بیشِ کسے میا بیا درِ دلِ بقیرِ ازِ من پڑوے حرفِ بدِ گیرانِ منہ و گوشِ نہ بقولِ
 جانِ کسی مبرِ برِ خسروِ دلِ نگارِ من پڑوے ایغیرِ نیرِ اکثرِ الوہوسِ ما و صفِ مقدس
 کے ج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
 ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی نام وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَا اَنْ لَّمَّا خَلَقْتُ
 الْاَفْلاَکَ کے یعنی اگر نہ ہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں لو
 گویا کعبہ کی پیدائش اچھی کیلئے ہے پس مینہ منورہ کو تم ضرور بصد ضرور
 خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ
 شَفَاعَتِي مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَمَاتِي فَمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي - صَلَوَةٌ
 فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَوَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنَّ احَادِيثَ کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل
 قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارتِ روضہ مقدس نصیب کیے
 اور ان عذوبہ کا مستحق بنائے آمین ۔ اگر مے نخوری طعنہ مزن مہمان با
 اگر دست دہد تو بہ کھم نیردان را تو فخر بین کنی کہ مے نخورم ہر صد کار کنی
 کہ مے غلام ست آن را تو جبکہ توفیق ایزدی مدد صدی تم حج کو جاؤ گے

عرفات - و مقام ابراہیم - و چاہ زمزم - و حفرة وحطیم - و میزاب حیرت
 نیچے - حجر اسود کے روپر و کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر باب
 بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر - فقیر حقیر کیلئے دعائے مغفرت کرنا
 کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ سو مدینہ چون کر دم
 رفتم بوداع قبلہ انس و ملک و از رک و مقام و حجر و زمزم یکبار
 لیستی گشت معاف - مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
 خیر اب تو ریل آ رہی ہے تکلیف ہی کیا ہے در پنج و بلا قدم ہاتم
 نہ زنی و آئین رضا و صبر بر ہم نہ زنی و روشن ز تو بزم بندگی چون شمع آ
 ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی و دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و
 و جاگیر داروں کو خلاف شان تکلیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اُن تک نہیں کہتے
 حدیث حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَامِرِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالسَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع النحر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
 پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
 داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ
 منبر کا عمود تمھارے سیدھے کا ندھے کے مقابل ہے، کیونکہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی گلجہ کھڑے ہوئے تھے۔ دلم در عشق او
 آوار شد۔ آوارہ تر باداؤ تم از بے دلی بچارہ شد۔ بچارہ تر باداؤ بعدہ قصد
 زیارت عیث کرنا۔ روضہ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
 اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
 سلام کرنیوالی کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ آمد نماز شام نیا مذنگار من
 اے دیدہ پاس دار کہ خواہم حرام شدیڈ اور نہایت ادب سے دست بستہ سلام
 یا نبی اللہ السلام علیک یا ائما الفؤور والفلواح لدایک یا بسلام

آدم جوامدہ پڑ مرہے بردل خراجم نہ پڑ بس بعد غاہ واحترام مرا پڑ علیک
 از تو حد سلام مرا پڑ زاری من شنو تکلم کن پڑ گریہ من نگر قسم کن پڑ لب بخیان
 پئے شفاعت من پڑ منکر درگناہ وطاعت من پڑ یا محمد بر من بے سرو سامان
 قبلہ دین پڑ کعبہ ایمان مدد پڑ لیس لی غزلک یا سید کئی منی پڑ سویم اقلن نظر
 بر من حیران پڑ یا نبی شتی امت بکف ہمت تست پڑ اندرین در طہ غم صدمہ
 طوفان مدد پڑ عاصیم پڑ گنہ ام سخت غریب زارم پڑ رحم فرما بغیر بی غریبان
 مالک ایم تو سلطان و عالم شدہ پڑ شاہ شاہان دے شاہ گدایان مدد
 از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ پڑ مظہر نور خدا مرشد پاکان مدد پڑ بار عصیان
 بسر آوردہ حسامی بدرت پڑ یا رسول عربی شافع عصبان مدد پڑ اور اس کسیر
 امت و ناپیر محض کے جانب سے بھی آستان بوسی سلام بعد شوق و
 ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما بار رسول کن ابن

و عار قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
 پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر مورتی
 شفیق اور ساتھ دفن ہیں تو اقامتِ رات تھ ہی محسوس ہوئے۔
 مثالِ اہلبیتِ مطہرات ان صحابہ کرام کی مکرم و محبت و پیروی بھی ہم پر واجب
 پھر وہاں کھڑے رہ کر جسدِ راہِ جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 شَہَادَةٌ فِی سَبِّیْلِكَ وَجَعَلْتُ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ۔ پھر وہاں سے
 جنت البقیع کو جاؤ۔ اہلبیت و ازواجِ مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
 قبلتین و غیر مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس شام کی زیارت
 سے بھی تفتیح و تفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر فوتی
 شامل حال ہو جائے تو مدینہ منورہ کی قامت اختیار کر لو تا زندگی ادب و
 خشوع ملحوظ رکھو ہزار ہا آدمی اسی تمنا میں زیرِ زمین ہو گئے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے۔۔۔ فراق یا راند کیت اندک ٹیٹ پڑمیاں چشمِ گزیم تو
 بسیارست۔۔۔ دلم راسوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ پڑکن صبر ترا
 آتش کباب آہستہ آہستہ پڑامام مالک حمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے
 فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ لوگوں نے پھر حج کو جانیکی تہرب
 وی تو فرماتے تھے کہ راستہ میں شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جا
 رسلے دوبارہ حج کو نہیں گئے جنت البقیع ہی میں دفن ہوئے یا محمد ترا
 در چھوڑ کہاں جا غریب پڑ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری۔۔۔
 عطر را بر تن من بردل مال پڑ عطر چہ بود نام پاک ذوالجلال پڑ ایغر نرس
 یہ خیال فقیر کے دل میں گذرا کہ کلام مجید میں کہیں یہ مرقوم نہیں کہ خدا تعالیٰ
 ناز پر رکھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے تم لوگ بھی
 ایسا ہی کیا کرو بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب میں صاف آیت موجود

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اس کے فرشتگان درود بھیجتے ہیں نبی پر اے مسلمانو درود

بھیجو تم اور آپ کے اور سلام پس درود شریف کی شان آئیہ کریمہ سے مثل روز روشن

روشن تر ہے۔ باتی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

کثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ خود بھی درود پڑھتا ہے جس طرح اس کے

اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تم کو بھی درود شریف پڑھنے کا

تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ

ضعیف عقیدہ والوں کے نزدیک تمام عمر میں ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی

ولیکن ہمارے مشرب میں تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے، جس قدر پڑھے

تھوڑا ہے مگر مذی نے روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کس قدر درود پڑھوں

فرمایا جقدر توجہ ہے آخر میں اُنھوں نے عرض کیا تاہم اوقات میں درود
 ہی میں متفرق کر دیتا ہوں فرمایا اِذَا يَكْفِي هَمَّكَ وَيُكَفِّرُ ذَنْبَكَ
 یعنی اب سب تیرے غم دور کرے گا اور گناہوں کو مٹا دے گا حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مقبول نہیں ہوتی جب تک تو اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا نَبِيَّ كَرِيمٍ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھ پر بھیجے اس کے معاوضہ میں دس مرتبہ خدا تعالیٰ
 اُس پر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر و آخر العمل
 ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کر وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِيِّ
 الْاُمَمِ وَاللّٰہِ بکثرت درود شریف وہی شخص پڑھے گا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا اَلْتَزَكَرُہُ یعنی جو شخص

جس خیر کو محبوب رکھتا ہے فکر اور سکا بہت کرتا ہے فرماتے ہیں کہ ۛ
 گردِ یمنی و بامنی نزدِ منی و گزندِ منی و بے منی و یمینی و جب تک آپ سے
 کامل محبت نہوایا مان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد میں ایک نماز پڑھے تو
 ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
 رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ۛ ہر مرض کی دوا و درود شریف و دافع ہر بلا
 و درود شریف و آپکی شانِ خدا تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے ۛ کیا کوئی
 حق کے سوا انکی حقیقت جانے و معرفت رکھتے ہیں جبریلؑ پرین تھوڑی سی
 ۛ گفتیم روم بخواب کہ بنیم حال دوست و بد عہد ہی زمانہ امانم نمی رہد
 ۛ مجھ سے صفت پوچھو خدا کی و خدا سے پوچھو ارشاد محمدؐ و محمد شریفؐ
 ہے کوئی رفراسکی کیا جانے و شریعت میں تہ بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
 سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر علیؑ علیہ السلام

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ۴
 لکھ دینا کمال سچل ہے اور نازیبا لغت ہے اس میں بخت پر جو نام پاک
 محمد کو چھ لکھا ہے ایگزیر نصاح شانیؑ دو چیز آثار نیک بختی میں
 رب جلیل و قناعت بلیلؑ دو چیز ایک بہتر اس سے دوسری بہتر اس سے
 جہان میں نہیں دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول دو چیز سے خلل پڑتا
 ہے فقیر کی نفرت و زیر کی غفلت علماء سے رغبت فقر کی صحبت باشت
 سعادت ہے خلقِ ملیح و زبان فصیح نعت ہے دو چیز بد بختی کی نشانی میں
 بزرگوں کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا دو چیز دلیلِ احمق میں
 عورتوں کی بات سننا سفلوں سے توقع رکھنا دو چیز باعثِ روشنی دل میں
 ذکرِ خدا و کلامِ انبیاءؑ دو چیز بہتر ہیں۔ ماننا نصیحت بزرگوں کی اور قبول کرنا
 عذر خطا کا روک دو چیز انسان کیلئے لازم ہیں طلبِ خوشنودی و فدا الجلال

سنی معاشِ حلال ^{۱۲} و دو چیز علامت ایمان ہیں بلا پر صبر و لغا پر شکر ^{۱۳} و دو چیز غنیمتِ جانو
 جوانی بڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے ^{۱۴} و دو چیز دل کو اندھا
 بنا تی ہیں زیادہ باتیں کرنا اور بہت سونا ^{۱۵} و دو چیز باعث غیر اطمینانی ^{۱۶} کی
 خادم غیر متدین و مخدوم متکون ^{۱۷} و دو چیز نقصان میں نہیں ڈالتی گفتگو بے سند
 و عمل پسندیدہ ^{۱۸} و دو چیز حماقت سے منسوب ہیں ستائش اپنی و اتباع بدش کی
 و دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ با وضو رہنا
 و دو چیز صداقت دوستی میں ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی میں اور مشورہ
 دینا حیرانی میں ^{۱۹} دوست آن باشد کہ گیر دوست دوست ز در پریشانی ^{۲۰} جالی
 در ماندگی ^{۲۱} و دو چیز علامت نادانی ہیں قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا و دو چیز
 انسان کو نام آور کرتی ہیں ہوشیاری کام میں نبردباری عالم میں ^{۲۲} و دو چیز
 خواست کی علامت ہیں دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام تصویر

دو چیز سب کاموں سے بہترین قول موافق آیات قرآن و فعل مطابق

احادیث رسول سبحان ^{۲۴} دو چیز اعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں اُن کا یاد

بہترین ^{۲۵} دو چیز اعنی اللہ جل شانہ پر ایمان لاسنے اور اسکے مخلوق کو نفع پہنچانے

سے بہتر نہیں ^{۲۶} لاشرک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے

سے بدتر نہیں ^{۲۷} علما کی صحبت حکما کی نصیحت مردہ دلوں کو زندہ کرنی سے

جسطرح بارش زمین خشک کو قبر میں بے توشہ دفن ہونا دریا میں بے کشتی

کا لواحد سے ^{۲۸} دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے

دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ^{۲۹} طالب علم دین

کی جنت طالب گناہ کی دوزخ ^{۳۰} طالب نیکی آدمی گناہ سے خیر اندیش

دنیا سے رغبت نہیں کرتا ^{۳۱} بضاعت تقویٰ سے نفع دین متاع دنیا سے

خسارہ دین تصور ہے ^{۳۲} جتنے گناہ کیا اور ہستارہا دوزخ میں روتا رہے گا

جسے عبادت کی اور روتا رہا جنت میں منتظر ہو گا ^{۳۵} عارف کا مقصود خدا
 اور اس کی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے ^{۳۶} گناہ صغیرہ
 تو اتنے سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہو جاتے ہیں ^{۳۷} خدا سے بدتر
 بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہیں جیسے دنیا میں ^{۳۸}
 بحر و بر مقام ظہور فساد ہیں اسطرح انسان میں دل زبان تمام گناہوں ^{۳۹}
 کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنوں کی جڑ زبان کی حرکت ہے گناہ جو خود نفس ^{۴۰}
 سے ہو جاتا ہے جسطرح لغزش آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ
 غرور سے ہو بخشش کی امید نہیں دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ رباعی
 از راحت چند روزہ خوش دل نشوی ڈور بخیر رنج و درد بسمل نشوی ڈور غافل
 از حضور ہستی خدا ڈور لے ننگِ عدم ز مرگ غافل نشوی ڈور اخیر ز نصح ^{۴۱}
 یقین خیر موجب غرت ہیں بدھوں کی خدمت جو انون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ صبر
 قضا الہی پر رضا تین چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
 سربر آوردن سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین چیز کی بیداری
 تین چیز سے متوجہ ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
 اور علم کی مباحثہ سے تین چیز کا دعویٰ عقل مند کرے شجاعت سخاوت
 شرافت تین چیز اختیار کرے حضور قلب سے غار پڑھنا شب بیداری کرنا
 کلام اللہ پڑھنا تین چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
 محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم بے عمل و عمل بے اخلاص
 و اخلاص بے نفاق علامت بدبختی ہے دولت خواہش سے جوانی خستہ
 زندگی دولت سے حاصل نہیں ہو سکتی تدبیر نیک کرنی آدھی گدازان ہر امر
 کی تحقیق و احاطہ علم ہر امر میں مال اندیشی آدمی عقل ہے تارک دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تازک طبع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں ^{۱۲} دنیا کے
 نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے ^{۱۳} عقل مند
 آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل
 کرینکی کوشش کرتا ہے خود پسندی خواہش نفس بخل ملائی کے باعث ^{۱۴} بین
 ہمیشہ خوف الہی دولت مندی میں میانہ روی غصہ میں جھگڑا تب
 مد نظر رکھنا باعث نجات ہے ^{۱۵} زیادتی کلام و طعام و منام میں ملائی
 متصور ہے سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
 میں مدارج کی ترقی ہے ^{۱۶} خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی
 محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے ^{۱۷} سردی میں وضو کرنا
 نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے ^{۱۸} اللہ
 کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے بچ دو رہو تا ہے ^{۱۹} جواب

نہیں رکھتا وہ علم نہیں رکھتا جو صبر نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا جو تقویٰ
 نہیں رکھتا اور کو قرب الہی نصیب نہیں ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ
 حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی بُرائی سے روکو دنیا سے محبت
 نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا فریق
 نہیں ہے کسی کو ایذا نہ دو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں ہے جس کا دل دانا ہو
 بدن صابر ہو شے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے خوش حال
 وہی ہے جس نے دنیا کو اس کے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہو نیکی
 پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا بلا پر صبر کرنا
 آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے مسجد ذکر خدا
 قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جس میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا سب دنوں
 بہتر جمعہ کا دن سب مہینوں سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے ^{۲۸} دین کی ہوتیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جئی سے
 بہتر کوئی چیز نہیں ^{۲۹} اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
 جس میں خالصاً رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں ایمان جاؤ خوشبو عباد
 عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں محبت الہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا
 یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضا مندی ^{۳۰} خود پسند گمراہ مال پر
 ہوسہ کرنا ^{۳۱} الا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہاں ذلیل ہے تکبر کو تواضع سے
 ہرگز کثافت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلیو ^{۳۲} الامومین ہے لڑکپن میں پستی
 دانی میں ہستی بڑھاپے میں ہستی انسان کا خاصہ ہے فنا کے تین ہی درجے ہیں فنا فی الشیخ
 فنا فی الرسول فنا فی اللہ ^{۳۳} بگاڑ کی تین قسم ہیں خوف عذاب خوف غضب
 خوف جدائی پہنا گناہوں کا کفارہ ہے اس کا ثمرہ نجات دوسرا پاک
 کن عیب ہے اس کا ثمرہ بلندی درجات و نجات تیسرا باعث قرب

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی
 اے شیفۃ بہار گلزارِ جہان تو غافل چہ نشستہ ز اسرارِ جہان تو از سر زمانہ ^۱ ^۲
 سیلاب و ہر لحظہ ہمیں سدِ دیوارِ جہان ایغیر نیرِ نصابِ رباعی چار ^۳
 مطلعِ نظرِ بین صورتِ بندگی سیرتِ افکنندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با
 مردمان چار چیزِ زیادتی دولت کی ہیں بدون سے نفاق نیکون سے
 اتفاق دوستوں سے نلطف دشمنوں سے مدارا چار چیز چار چیز کو یاد ^۴
 دلاتی ہیں بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو ناوجہ ^۵
 بہت کو چار چیز علامت صاحب دلی ہیں غصہ کے وقت خفہ مراتب کھنا
 کھریکیو کا فر نہ کہنا کیسے دل کو رنجیدہ نہ کرنا کیسا کار زبانش نہ کرنا چار چیز ^۶
 سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
 کیساتھ ٹرنے سے اور علما و فقہاء کی حقارت کرنے سے۔ چار چیز ^۷

چار دشمن ہیں مال کا چور، شعور کا جہل، علم کا سخت محبت کا قرض فان
 الْقَرْضُ مَقْرَضُ الْحَبَّةِ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہیں دشمن سب
 قرض بشار پریشانی، روزگار، مجامعت، بار بار چار چیز ہیں دایہ دشمن
 عمر گزری ہوئی بات کہی ہوئی تیر جھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی
 بربوبے نشہ گریز آبِ بین بکین اشارت ز جہان گذران را بس
 از دستِ رفتہ هیچ نیاید هیچ حال بخود انکہ او فغان کند و جا مہا دارد
 چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہیں و فکر اعمہ و پر نگاہی کرنا حد و پر
 صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بناؤ کیونکہ دنیا گہرا
 کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجہ ہلکا کر دو کیونکہ گہائی سخت
 خالص عمل کر دو کیونکہ پر کھنڈ والا نگاہ والا ہے شرم مردن کی خوب
 مگر عورتوں کی خوب تر انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھوں کی نیک ہے مگر جوانوں کی نیک تو بخشش غنیوں کی
 نیک ہے مگر فقیروں کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نما
 ہر ماہ تین روز رکھنے سے حق روزہ روزانہ ستوا آیت پڑھنے سے حق
 ہر جمعہ ایک درم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سہو سے نماز فطر
 سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیرت
 ظالموں کی خوشامد گناہوں کا بھونا طول مل تاریکی دل ہے روزہ
 رکھنا نیکوں کی صحبت رکھنا گناہوں کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
 دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے بچنا رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
 اور خیرات نہ کرنا خون و دوزخ کا دعویٰ اور گناہوں سے بچنا یہ محض
 جھوٹے دعوے ہیں پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا فاجت من راحت آزادی من لذت صحت صمانی من رزق
 آسمان میں ہے خالق کی موافقت مخلوق کی یہی خواہی نفس کی لغت
 بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے از روے توریت
 تقدیر پر رضامندی وارز و انجیل شہوتوں کا توڑنا وارز و زبور تنہائی و
 گوشہ نشینی۔ وارز و فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے
 خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اعنیا میں
 حضرت سلیمان علاموں میں حضرت یوسف بیماروں میں حضرت ایوب
 فقر میں حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا دلیل و نظیر فرما گیا
 نیند کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پل صراط پر خواہشات کو
 جنت پر غم رکھو درو عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہوں زیادہ
 تصور کرو جوانی کی قدر بڑھاپے میں آرام کی قدر تکلیف میں صحت

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ ملک الموت ^{۱۱}
 روح کو قبض و ثناء مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
 خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے فریب مہر ^{۱۲} الہی
 کیلئے علم مسلمانوں کی بہلائی کیلئے مدارا درکار ہے غصہ میں معافی ^{۱۳}
 تنگی میں بخشش تنہائی میں پارہائے خوت میں اظہار حق مشکل ہے ^{۱۴} پورا کرنا
 وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا
 سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے عورت پر اعتماد و تکیے مان پر
 غور و فکر یہ وعدہ پر طاقت سے زیادہ بوجہ ندائے علم لایفغ نہ ^{۱۵} پر
 آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام مجازین العابدین ^{۱۶}
 رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا ^{۱۷} جو کہ عورت نہیں رکھتا
 آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا آنکھوں کی ٹھنڈ ^{۱۸}

نہیں رکھتا جو کہ برادرِ ہرنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جو کہ
 زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جو کہ یہ چار نہیں رکھتا کچھ غم نہیں رکھتا
 قطعہ اسکندر کی تباد و جمشید پڑ رقتند بعد ہزار امید کو بار غم آخرت پر
 آنکس کہ بفکر گاؤں غمِ مرد و ایغیر نیرِ نصالِ خماسی علما کی حقارت سے دین کا
 اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
 سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
 از یادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا پسند
 نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی
 اولادِ مطیع والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہن زبان و فرج کی
 حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
 حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تو نگری قناعت میں سلامتی گوشہ نشینی میں بزرگی نرک خواہشات میں
 صبر کا ثمرہ قلیل مدت میں فائدہ کثیر عرصہ میں حاصل ہوتا ہے جو آئی کو بڑھاپے
 سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تو نگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
 گزرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقر کو راحت
 نفس اطمینان قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ اُمر کو تخفیف
 نفس بے چینی دل چاہلو پس اہل دنیا گرا فی حساب سستی درجہ نصیب ہے
 صحبت نیکان تلاوت قرآن غلوے شکم عبادت شب عاجزی دم صبح
 تجلی وہ دل ہیں قرآن کی آیتوں میں غور کرنے سے توحید و یقین میں ترقی
 ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نعمتوں پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
 اوسکے وعدوں پر بہرہ رسد کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
 وعید میں فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تفصیلات دیکھنے سے شرم و امن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو راجہ
 ذلت کو غرت پر خاموشی کو یادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
 اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الہی میں فراغت
 ڈاکو بن سے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
 جس شخص میں امید طویل پر ہنر گاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت
 اویسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے
 ولیکن جہاں کو کھلانے میں موجئی کی تیاری میں بالغہ کے نکاح میں ادا قرضہ
 گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بہید کو صدقہ مال کو غلوں
 عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام
 گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہو نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی
 رحمت خدا تعالیٰ سے ندامت نہ ہوے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نام نہ ہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمتِ ستم سے
 ناامید ہوا ^{۱۷} بقدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جس قدر
 عذاب پہننے کی طاقت ہو اویس قدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
 حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبرین کفایت کرے جس قدر مدت
 بہشت میں رہنے کا ارادہ ہو اویس قدر عمل کرو سب محافطوں سے بہتر زبان
 سب لباسوں سے بہتر پہیز گاری سب باتوں سے بہتر قناعت سب
 نیکیوں سے بہتر نصیحت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ کے ^{۱۹}
 وعدوں پر کئی اعتماد خلائی سے کلی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر تحمل
 موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے بہر وقت کلمہ طیب
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت إنا لله و
 إنا إليه راجعون ولا حول ولا قوة إلا بالله العلیٰ العظیم

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
 ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوعِ گناہ کے وقت
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
 سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
 کی خوشی خوفِ خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
 خوشی دیدارِ الہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات
 یوں مانگا کر دے کہ الہی امید و راز نے فریب دیا۔ محبتِ دنیا نے ہلاک کیا۔
 شیطانِ بعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے تمنّیوں نے
 گناہوں میں اعانت کی پس اے فریادرس فرما درسی کر اگر تو رحم و کرم
 نہ کرے گا تو سوائے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کرے گا شعر
 در حضرتِ ما دوستی یک دلہ کنڈ ہر چیز کہ غیر ماست آنرا ملے کن بگو یک صحیح

باخلاص بیاد دین و گرا کار تو بر نیاید آنکہ گلہ کن و نہ از ہر غم دست
 خبر شکریت و این نیز نصیب ہر عکبریت و بد کے وہاں حبیب حافی
 شیرین بود آنچه تلخ دانی ایغیر از صلح سداسی کتاب اللہ
 افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالیٰ شانہ کو جہٹلانیوالا اہلبیت مطہرا
 سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
 حرام کو حلال ٹہرائیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی
 دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتوں کے
 طرف موت قبر کے طرف اہلبیس لعین ترک دین کے طرف خدا غائب
 بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیوں میں مصحف بے تلاوت
 گہرین۔ قرآن فاسق و فاجر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے
 قبضہ میں نیک مرد بد کردار عورت کے پہنڈے میں عالم نصیحت

ناشنوا قوم میں محض بیکار ہے جسے ابلیس کا کھانا اوس سے دین چھوٹا
 جسے نفس کا کھانا اوس سے روح گئی جسے خواہش کا کھانا اوس سے
 عقل گئی جسے دنیا کا کھانا اوس سے آخرت گئی جسے بدن کا کھانا
 اوس سے جنت گئی جسے اللہ پاک کا کھانا اوس سے کل برائیاں گئیں
 مقبولیت عبادت میں اسمِ عظم قرآن میں غضب الہی گناہوں میں
 شب قدر رمضان کی طاق راتوں میں صاحبِ دل عام لوگوں میں
 موت زندگی میں پوشیدہ میں جسے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اسکی بزرگی
 کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا کو
 پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی باطل کو پہچانا
 اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عملِ دلیلِ علم فہمِ ظرفِ علم
 عقل رہبرِ نیکی خواہش مرکبِ گناہ مال چادرِ تکبر دنیا یازارِ

آخرت ہے غذا ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
 تندرستی جسم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں چھو لوگ تو بہ کی امید پر گناہ
 ترک نہیں کرتے علم کے بعد عمل نہیں کرتے عمل میں اخلاص نہیں رکھتے رزق کھا کر
 رازق کا شکر ادا نہیں کرتے تقدیر پر رضا مند نہیں ہوتے مردوں کو
 دفن کر کے عبرت نہیں پکڑتے اُنکے قلوب فساد سے بہرے میں
 حاسد کو آرام چھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو دغا بد اخلاق
 کو سروری نوشتہ تقدیر کا رد نہیں ^{۱۱}نفس کو گناہوں سے مجتنب رکھنا
 دل میں خوشی کو غائب اور رنج و زحمت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
 دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
 عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو اوس خیر کی طلب میں مشغول رکھنا جس کا عہد
 ازل میں کر چکا ہے سب فیکری اوس خیر سے رکھنا جس کا عہد میں ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیت تو یہ کے
 علامات میں بخشش کی امید پر گناہوں میں طعن دینا بغیر عبادت کے
 قرب الہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بوجہ بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ کا
 ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
 زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریبِ حماقت ہے
 سب سے بہتر عقل خدا داد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہ ہو تو طریقہ
 (شرعی) اگر وہ بھی نہ ہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہ ہو تو (اعتکاف)
 یعنی گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہ ہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہ ہو تو
 یہ اس سے خوب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جان کا
 اول قدمش سب سے دوزخ راہ ست و غافل مشین غم مخور شاد بزمی بزمین
 معنی لا الہ الا اللہ ست یہ ہر سرِ خاکم گذر کردی صفا آوردہ خوب خیر

گذر کہ ہم جسم و جانے داشتیم و از فرب باغ بان غافل مشو احمد سب
 پیشتر نام درین باغ آشیانے داشتیم الیغیر نصائح سباعی بادشاہ
 عادل جوان صالح بخون خدا تنہائی میں رو نوالا پخوتہ مسجد کو جائیگا مشاق
 چھپا کر صدقہ دینے والا بعد دوستی کر نوالا عورت پر قبضہ و قدرت
 رکھتے ہوئے زنا کاری سے انکار کر نوالا سائے عرش مانگیا بہت ^{بے} نصیحت
 ذلیل ہوتا ہے لوگوں کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی کو
 یا کام کی کثرت کرنے میں اوسے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے
 بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے
 پرہیز گاری گھٹتی ہے پرہیز گاری کے انحطاط سے دل مردہ ہو جاتا ہے
 تعجب خیر و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو بچانے اور ہنستار ہے
 دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شے مفقود

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہوا اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے
 خائف ہوا اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور عمر اللہ
 کی پرستش کرے شیطان کو عد و ظاہر سمجھے اور اس کی اطاعت کرے
 دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
 فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں
 ورپے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں
 کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
 عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرکمی پر غم وین کو خوشی دنیا پر
 پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کر نیوالی کا دل ہمندستہ راہ
 تو نگر ہے ^۱اعلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کر نیوالا
 عورت کے دُبر سے مرکب ہونیوالا مہسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پنیے والا قیامت میں مردود ہوگا پاک نہ ہوگا جب تک آگ میں جلا یا نہ جائیگا
 رباعی گرزندہ ام آلودہ بہ انکار تم ہو ورمردہ همان ہشت ووزخ وطمع ہو
 یارب بگو بذات پاکت سو کند و کردوش چگونہ بار ہستی فلغم ہو
 مثنوی لبستی دست پا دل نشستی و کدورت ہا آب و گل نشستی و
 دل ازنا پاکی باطن چو پاکست و اگر ناپاک شد دست چہ پاکست و
 ایغیر فیصلح ثنائی آنکہہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ زر سے
 عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے
 آگ لکڑی سے کبھو سیر نہیں ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجز نہیں روز
 بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جائے قراءت بے فکر جبکا اثر دل پر
 نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے
 لوگوں کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین با یکدیگر محبت نہ ہو

نعمت غیر مرتبہ جسکو بقائے نہو دعا بے خلوص مہین دل رجوع نہو بیکار
 باندی غلام کا آزاد کرنا مسافروں کی مہمانی کرنی محتاجوں کی تسکین
 کرنی افسردہ دلوں کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہوں
 کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگوں کی توقیر کرنا چاہئے
 دل میں خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھ میں حیا و بکا ترک دنیا طلب
 رضائے مولا عارف کے علامات میں شکر نعمت کیلئے نصیحت کیلئے
 حرم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جملانا محسن کیلئے خشوع قلب
 نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زنت ہے
 کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
 لذت عبادت مہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
 محبت آخرت لوگوں کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب جارہنے میں

صفاتِ الہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نور چشم آدمی افروز شود
 از ہشت چیز و اگر میر میشود با و نظر کن ہر زمان و ہر روز و ہر مصحف و شیخ
 کبار و شاہ عدل و خط خوب حسن خوب سبز و آب روان و رباعی
 نے مال ملا باید و نے فوج و سپاہ و از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ و ترکِ اسباب
 بزرگ و جامع باب و کرد دولت فقر مرگد اگر دشاہ و از اعزیر نصاح تسبیح
 غرور و حسد حرص شکم سیری خواب آسائش جسم محبت مال شناسند
 و حکم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ میں نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
 محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکو کاری
 بزمِ قلب گذرِ پل صراطِ سجات و رنج ہمسائیگی صالحین مشہور ہے
 زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھیہ پر چڑھ
 سے دوڑتا دُڑے کام کرتا ہے و اے میرے حال پر ایک دیکھو کہ

ایسا ایسا کیسے پیٹ میں تجھ کو تیرے ہی قریب آشنا سابلے نائل گرا دینگے
 جس طرح اب گناہ کر رہا ہے اندر غدا بگتیکا جس طرح یہاں ہنستا ہے
 وہاں روئیکا یہاں خوش ہے وہاں مغموم ہوگا یہاں مال جمع کرتا ہے
 وہاں پشیمان ہوگا یہاں تو حرام کھاتا ہے وہاں تجھ کو کیڑے کھائینگے
 یہاں تکبر کرتا ہے وہاں ذلیل ہوگا اوپر روشنی میں پہرتا ہے اندر
 اندھ میرے میں ٹپا رہیگا اوپر جماعتوں کے ساتھ پہرتا ہے اندر تنہا ہوگا
 تیرے یہ سب کرشمے میری ہی میٹھی ویٹ میں ہونگے رباعی خواہی کہ
 درین زمانہ مرد گردی پڑا اندر رہ حق صاحب درد گردی پڑو زمان و شب
 بگرد مردان میگردد مرد گردی چو گرد مرد گردی ایخیر نیز نضال عشاقی
 مسواک کرنے میں فائدے متصور ہیں طہارت دہان رعنا رحمان
 عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑ ہون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندھا صفا از دیاد بصر قبولیت نماز حبس کو دایا سچائی قناعت کے ساتھ
 صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوص شکم کے ساتھ غم خوش
 کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم
 کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
 ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
 مطلب بغیر عرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تو نگری
 بغیر خود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد بغیر
 توفیق کے دفعۂ تشنگی بغیر آب خشک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ مبتلا
 علم جیسے عمل نہ کیا جائے اسے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا
 جائے مسجد حسین نماز نہ پڑھی جائے مصحف جسمین تلاوت نہ کیجائے مال حسین
 زکوٰۃ نہ کیجائے گھوڑا جیسے سواری نہ کیجائے۔ علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر حسینِ نادرِ آخرتِ میانہ ہونا فاع نہیں علمِ اچھی میراث ہے ادب
 اچھا پیشہ ہے تقویٰ اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اہلِ ق
 اچھا منشی ہے علم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تو نگری ہے توفیق
 اچھی مدد ہے علم صالح اچھا رہبر ہے موت اچھا ادیب ہے فاعِ شمس و زہرا
 جس نے اہل صفات کو اختیار کیا دنیا و دین میں کام اپنا بنالیا حق تعالیٰ کے
 ساتھ صدقِ نفس کے ساتھ قہرِ خلق کے ساتھ انصافِ بزرگوں
 کے ساتھ خدمتِ خوردون کے ساتھ شفقتِ درویشوں کے ساتھ
 سخاوتِ دوستوں کے ساتھ نصیحتِ دشمنوں کے ساتھ علمِ عالمو
 ں کے ساتھ تواضعِ جاہلوں کے ساتھ خاموشیِ ع جوابِ جاہلان باشد خموشی
 رباعی غمِ چندِ خوری ز کارِ نا آمدہ پیشِ کو بخت نصیبِ مردم دور اندیش
 خوش لبش جانِ تنگ مکن بر دلِ خویش بگر خوردنِ غمِ فضا نگر و دم و بیش

اسی نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصالِ ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنا
 خدا سے پاک سے امید قوی ہے کہ تم کو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے
 نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کر دے وہ فقیر کی روح کو
 پھونچا دے گا خدا تعالیٰ تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ
 وذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تم کو کرنا
 کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہو سکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
 جال جنجال بلکہ کینچال ہے جو دنیوی اشغال اور اسکی محبت کے قید و دام سے
 نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچاؤ گے پچاؤ گے ۛ ایک نکتہ نسبت اگر شعور
 ورنہ جو چراغ بیش کو رست ۛ خوب بینی و خود نمائی ترا دو بندہ است و این یک
 من بہتر از ہزار پندہ است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی متناسا تھ نہ
 لیجانی چاہئے الحمد للہ علیٰ حمد بعد علیہ وعلیٰ عفوہ بعد قل مرتبہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہو س یہ بھی یہی
 کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال بد نظر رکھ کر اسکو اپنے
 لئے کارنامہ ہدایت بناو گے تو انسان کامل بن جاو گے اور دامن مقصد کو
 گل کامیابی سے پُر کر لو گے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤ گے جو
 فقیر اس وقت لیجا رہا ہے ۵ دنیا تو انی کہ عقبیٰ خری ڈیو سخر جان بن
 ورنہ حسرت بری ۵ یاد داری کہ بوقت زادن تو ڈیو ہمہ خندان بدند
 تو گریان ڈیو آنچنان رہی کہ بعد مردن تو ڈیو ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
 این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ڈیو ایجا حکم تو نا خداست آجا ہم ڈیو امر و
 پردہ پوشی من کردی ڈیو یارب ندری پردہ من فروا ہم ڈیو جناب میر المؤمنین
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالْ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی
 مَنْ قَالَ یعنی جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر

یہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
 احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ اعلیٰ پر نظر رکھو ۛ تو نگرانی کا
 پیشِ اہلِ کمال پڑ کہ مالِ تالبِ گورست بعد از ان اعمال پڑ من انچہ شرط غلبت
 با تو میگویم پڑ تو خواہی از سختم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک ذریعہ ہل
 دانا بادشاہ ہارون شید کے پاس آیا او کو متفکر دیکھ کر کہا کہ سبب
 اتنی فکر کا کیا ہے ہارون شید نے کہا کہ دنیا کی موی فانی سے فکر مند ہوں
 ۛ ہمیشہ بلبِ فوارہ این سخن جاریست پڑ کہ اوجِ مروجِ دنیا و دن
 نگون ساریست پڑ بھول نے کہا کہ تجھ کو یہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ
 دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہ بادشاہت تجھے تک نہ چھوڑتی ۛ
 اعتبارے نیست قدسی طائر اقبال لکڑاں کو نہ ہر زمانِ مشتاقِ باہم دیکرت
 ہاے ری دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدُّنْيَا نَزْوٌ وَفَتْحٌ مَحْصَلٌ
 الْاَلَا بِالنَّزْوِ الدُّنْيَا جَفِيَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ ۝ بنیادل
 نہ بند و ہر کہ مرد است و کہ دنیا سرسبز اندوہ و درد است و ہر بابر گورستان
 نظر کن و کہ دنیا شیر مردان ہر چہ کرد است و تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
 حَدِيثُ حُبِّ الدُّنْيَا مَرَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۝ تیرے فعل خواب خیال ہے
 وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ این جہان باگس و فداوی
 نکر و داغ حسرت واد و غم خواری نکر و تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
 تیرا دنیا عاقبت کا کہو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایہ ابدی کا
 پیدا کرنا ہے اس میں شک نہیں کہ تو رہا طبعی اقامت و ثبات ^{مست} ہے
 ہے اس میں ایک ہی بات مختلف اور متضاد اثر مرتب ہوتے ہیں اور
 ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

بیچ و ملال کا کوئی تیرا نہر جان سے خریدار ہے کوئی تجھ کو اکٹھا ادھاک کر کھیتا
 نہیں تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھے طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
 تو خانہ محبت بیدادی ہے راند و جنید بغدادی ہے تو جبرعہ جان ہونہ
 تلخی ہے مجبورہ شقیق بلخی ہے تو ایہ فعلت و بذامی ہے ملعونہ بائزید سلطانی ہے
 چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشتیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور باہنست
 کو یہ آید دلیل قل متاع الدنیا قلیل و لا آخرہ خیر من تقویٰ و تحجین
 تین قبائح میں محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حشر
 سے چھوڑی جاتی ہے دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی
 امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں کہ دنیا پانچ ضرورتوں سے
 بڑھ کر نہیں کھانا پینا پھنا خوشبو جع اسکے تلج یہہ میں کھانے
 میں شہد پینے میں دودہ لباس میں نشیم خوشبو میں مشک جع میں عورت

زیاده اللہ منہا والسلام علی من اتبع الهدی ذاب اس عا پر اس
 کو ختم کرتا ہوں کہ الہی میں معصیت کرتا ہوں تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اندو گین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن ابلیس شاد و خوار قیامت اگر تو
 عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندو گین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن شاد
 الہی وہ دو شادیاں اپنے دشمن ابلیس کو۔ اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی
 علیہ وآلہ وسلم کو دے آخر میں غفور کا اول شرم سار نہ کر با عی روزیکہ بود
 اذ السماء انشقت و اندم کہ بود اذ النجوم انکدرت و من دامن تو
 بگیرم اندر عرصات و گویم صنایا بی ذنب قُلت ربا عیاری شدہ ام
 تبہ یا مرز مراؤ شد و دلم سیہ یا مرز مراؤ درد اکہ بجز گنہ نکردم کارے
 بخشنده ہر گنہ یا مرز مراؤ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشنده و قسمی من
 رند پریشان بخشنده و گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند و در بد با شتم مرا بدیشان

يُلَوِّحُ الْخَطُّ فِي الْقَطَا سِدْهُرًا وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التَّرَابِ هـ
 نوشته باند سپاه بر سفید یزید نوینده را نیست فرو امید یزید هر که بنید دعا طمع
 زانکه من بنده گنهگارم یزید حافظ و طیفه تو دعا گفتن است و بس یزید در بند
 این مباش که نشنید یا شنید یا الله اذین فی قلبی رَجَاكَ وَاقْطَعُ
 رَجَائِي عَنْ مَوَاكِ حَتَّى لَا اَرْجُو اَحَدًا غَيْرَكَ اللَّهُمَّ ارزقنی
 حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلِ قَرِيبِي اِلَى حُبِّكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى
 خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَشَفِيعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمْعَتِكَ
 يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ تحریر فی التایخ ۵ اشعنان المعظم علیه السلام بحری نبوی صلی الله علیه وآله وسلم

راستم آثم بد رو عا گو

محمد عبد الغزیز

عفی عنه واسأل الله احواله وعاقبته آمین

خاتمہ نسخہ

مضیٰ ماضی اس علامت پر ملالت میں دھکا یا خوبتر سے ٹکوخبردار
 کر نیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغفلات سے تصور کیا ۱۳ ۲۶
 قصہ شہرت نبود جامی را تو کین سمجھ نظم آبدار نوشت کہ ہر اجاب بر صحیفہ دہر
 کشتہ چند یادگار نوشت کہ پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
 ۱۴ دماغ ایسا ناقصیت سے ہے لڑان بکڑ بسان کیا آب گروان
 غنما دجلہ و اعصاب کنگر پہلے تو ہر اک حجاب بدین مبتلا ہے تو کین
 کچھ نہ ملالت ہے نہ قوت نہ مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
 پیرو سرشد کے چند روز فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خورد
 اثرے دارد تمہارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عباد
 آتا ہر اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصح الاخفاق

اسم بامشہی کے صد ہائے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت
 پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھی
 طبیعت منقص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیزہ الا خلاق کے مطالعہ سے فوراً
 قلب منور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
 عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہ لاجواب کتاب لکھی گئی
 ہے دیگر بیچ افسوس ہے کہ اس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہیں لیتا
 لہذا دل فقیر و ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اس میں کوئی ایسی
 بات نہیں ہے، لیکن ایک ہنر دار می ہنقا و عیب کو دوست نہ بنیہ
 بجز آن یک ہنر کو اسکے طبع پر اصرار بشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
 نہ انکار میکنم نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہ فقرہ
 تحریر و ترسیل کیا و ہو ہذا۔

مخدومی زاد مجدم

تسلیم عیادۃ حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحب زادگان
 بلند اقبال الموسوم عنبر الاخرة زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
 دیکھا فی الواقع اسم بامسمیٰ ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
 ہر نہ نصیحت اسکی موتیوں میں تو لے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
 جو کچھ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث میں آیا ہے یا اقوال اکابرین
 دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف
 اُردو ہونیکلی وجہ سے کم عمر لڑکے اور تورات بھی اس سے مستفید ہو سکتے
 مبتدیوں کے واسطے اس میں علمی و اخلاقی معاش و معاہ دونوں طرح
 کے فوائد متصور ہیں اس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
 احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاق حمیدہ و موعظت حسنہ کی

والی ہے فی زمانہ کہ ایک ٹھوکان ناولوں کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
 اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
 دیکھا جو دل چسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولوں میں ہوتی ہے وہ پسند
 نصائح کی کتابوں میں دھونڈے نہیں مل سکتی نصیحت ہمیشہ نامعلوم
 ہوتی ہے لیکن آل انڈیش اور عاقبت میں ایسی ہی کتابوں کے مطالعہ سے
 دائمی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ایسی ہی کتابیں بگڑے ہوئے لوگوں
 کو راہ راست پر لاتی ہیں اس قسم کی کتابوں کی جس قدر زیادہ ضرورت
 ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہیں میری رائے میں ہر شریف شخص کے
 نزدیک اسکا اکل نسخہ رہنا اس طرح ضرور ہے جس طرح کہ دہائی امریکہ
 دفعیہ کیلئے پیش از پیش دو این رکھی جاتی ہیں جس خلوص نیت اور
 مذہبی شوق اور راسخ الاعتقاد می سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہیں کہ

سچی بات دل پر کا نقش علی الحجربہو اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
 ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین دنیا و دلوں جہان میں
 خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو جھٹک رہے ہیں ان کیسے کہ مذہب اسلام میں کسی
 اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست باری
 اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالفرض و طبع و شائع فرما^{نگ}
 کہ بیشک یہ (تواریخ غر نریہ) ہے بعد طبع ایک نسخہ مہربانی سے دوست احباب
 کے تقسیم کے لئے نیاز مند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمایا گیا جو کچھ قیمت ہوگی
 گذران دی جائیگی خیراً کہ اللہ احسن الخیراً فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم ربیہ
 میں بھی اسکے طبع و شہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید ترجیح عالم
 پیر و مرشد مدظلہ تم اسکو طبع و شہر کرنا صبح پیری میں مدآخروے ہیشمار
 خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شوید و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین تمت بالذوالحجۃ

تقریظ سیرا تائید مسالک مسالک طریقت ہادی مراحل شریعت
 خلاصہ دو دواں صطفوی چراغ شبستان بزم مرتضوی سارب مسالک
 وحدۃ الوجود شارب مشارب شہود عارج معارج ایتقان دارج مدارج
 عرفان پیر جوآن سیدی سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید
 عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین
 پیر و روگاتیر محمد اس طرح مجھے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے
 اور نسبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی بن
 و باعث موجودات نظر آئے بلکہ ظن و منظرون کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جا
 ۱۰ گرچہ صد مرحلہ دو راست زینت نظم و وجہہ فی نظری کُل
 غداۃ وعشتیؑ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وعلیٰ

وَاٰرِثٌ حَالِهٖ سَيِّدِى سُلْطٰنِ الْاَوْلِيَاۓ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 بعد حمد و نعت کے خیال آ یا کہ اس سالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مہم
 و ثنا لکھوں لیکن سالہ ہی خود اپنے مصنف کا ملاح ہے کہ ایسا قال آتی
 صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرضِ رُ گردان ہو اور یہ
 محبوبِ جمال ہو سبجانِ اللہ لڑکوں کو وصیتِ اسطرح کی کہ انھیں
 محبتِ الہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے
 بھر دیا یہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے
 نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے
 ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشتِ دہشت تک اُن کے کام آئے
 خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد
 کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کاں اللہ۔

اُر عالم با عمل جناب محب لوی ابو المظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على المصطفى وعلى آله

اہل الصدق والصفاء اما بعد مجھ کو اس کتاب کے مطالعہ کا

شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ)

۲۶ ۱۳ھ

طریقت کا خلاصہ شریعت کا لب لباب ہے مسلمانوں

کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار و صایا)

اللہ تعالیٰ اس کو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین میں نیک نام

قطع تاریخ

بطعرا و جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد الغفریر این رسالہ چون رقم زد و غریزہ البدرایا

سال نیکوچہ نوشت احمد دلکش خوب نا ورو صایا

۱۳ھ

۲۶

تقریب شاعرین بایں دو بیان صاحب طبع سلیم تہنیت غلخان صاحب مہم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہ دیتی ہے خبر
صبح کو فصل بہار ہی کے چمن میں تھے مڑے
بلبل شوریدہ سرسبزی تھی گلِ حسنِ شاخ پر
جا بجاتے تھے وجدِ مینِ طائرِ قصاں جس جگہ
خیرہ چشمی نرگس شہلا کی سب جاتی رہی
کالی کالی کل جہاں گھنگور چھائی تھی گھٹائی
بھیننی بھیننی عطر افشان تھی جہاں دیباہ
آتشہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
جلتے تھے جو سیلماں رمانا پ کو
جامِ جم ہے اب ہے آئینہ اسکندری

ایک حالت پر نہیں رہتا یہ دورِ آسمان
شام کو گلشن میں تھی رونقِ فزا بادِ غزلان
آج اوسمیں ایک پتے کا نہیں نام و نشان
آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا مو کا مکان
نام کو باقی نہیں اوسکی کہیں ہرستیاں
ہلکا ہلکا آبر تھا کل جس جگہ گو ہر نشان
بلبلِ نالانِ مان ہے آج سرگرمِ فغان
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عجزِ جاوداں
کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورتِ آواں
قصرِ کسریٰ پر فقط اک لوم ہے نو حکمان

دولت طغرل کہاں اور شان سلجوقی کدھر
 دیکھی باقی میں جُنایں نہ سامانی کہیں
 کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار
 سامنے میر دہری ہے اک کتابِ لاجواب
 ہے مرقع اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھ کر
 آخرۃ کار اک ذخیرہ ہے یہ دارالآخرۃ
 مشرودہ دیتی ہے گنہگاروں کو توبہ کا کبھی
 پارساؤں سے یہ کہتی ہے نہ اترنا کبھی
 انتخابِ بیشال ایسا کبھی دیکھا نہیں
 اسکے ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہیں ملک
 انتخابِ نسخہ دین مولوی عبدالغیر

اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھ اسکا نشان
 موت کے بچے سے پاسکتا نہیں کوئی مان
 ہاں مگر رہتی ہیں باقی بعدِ مردِ نیکیاں
 نیکیوں کا آئینہ ہے اور مجسمِ خوباں
 کانپنے لگتے ہیں لڑکے خوف کھاتے ہیں
 اسکے اک اک حرف میں پنہاں ہیں سو نیکیاں
 ہی ریاکاروں کی طاعت پر بھی نفیر کیا
 کر نہ دینا عمر بھر کی بندگی کو برا لگنا
 بند کوزہ میں کیا ہے ایک بھڑکنا
 اسکی ہر ہر سطر پر قربان جُہاں جانا
 مُشقی و پارساؤں زاہد و معجز بیان

کس قدر تکلیف فرمائی گوارا اپنے
 کیونکہ مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب
 میں مخاطب عبد الرحمن احمد عبداللہ
 ہے حقیقت میں یہ ہنشا اور وصیت کا قلم
 بندہ پرورشہ آصف مہربان و سکاویہ
 شاہ آصف کا ہی سایہ سایہ فضل خدا
 علم کا چرچا ہے اور ذی علم پاتے ہیں صلہ
 شاہ سے اور شاد سے امید ہوتی تو قوی
 داخل تعلیم ہوگی یہ کتاب دلپذیر
 گرچہ میں کیا اور میری راگی وقعت ہی کیا
 غنچہ دل باد صحر سے ہے مہر جھایا ہوا

اپنے سر پر جولیا تالیف کا بار گرا
 با خدا دنیا میں ہوتے ہیں جھلایا کیسے
 آپ کے لخت جگر دونوں میں اور آرام جان
 لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھ جائے
 شہر یار ایسا سخی دستور ایسا قدردان
 شاد کی تدبیر سے ہی ملک سارا شادان
 رُج مسکون میں نہ کن ہے آج کل نصف جان
 ہو نہیں سکتی مولف کی یہ محنت ایگان
 قوم کی جاتی رہی غفلت خواب گراں
 میں ہوں اک بندوں میں شمع کے کترین گان
 ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسان

سخت جب یاد نہ ہو تو کام کچھ آتا نہیں
 ایک ل اور او سمین ہو سوار زون کا ہون
 بے سبب دشمن بنا ہے آسمان کینہ جو
 عمر بھر کی جان فشانہ خاک میں بنگلی
 دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے
 کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جایگا
 تجھ سے ہی زیادہ میری اخلائے ذوالجلال
 انبیاء کے واسطے اور اولیاء کے واسطے
 آل احمد کے طفیل اور باماموں کے طفیل
 ہو کشاکش صمیم خستہ دل کو بھی بجاتا
 قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا
 فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراط زبان
 ایک سر اور او سمین ہو ہے ہن ہارون ہی
 کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتی ہن اسکی شوخیان
 اس کے بدلے میں ملی ہیں کیر وں بر لیا
 بندگی میں رات دن جو جو اٹھائیں سختیاں
 میری محنت کے ثمر ہو گئے نصیب دشمنان
 جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہاں
 اور صحابہ کے تصدق میں جہین باعز و شان
 شاہ کو مسرور رکھ اور شاد کو کھ شادمان
 اور مولف ہوں تمنائے دلی پر کامران
 واہ واہ کیا بات ہے با کمال مکتہ دان